بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 68

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 41

شرح چندہ سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

10 صفر 1441 ہجری قمری ● 10 اخاء 1398 ہجری شمسی ● 10 اکتوبر 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ ۚ
قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ ؕ
اَفَا۠ئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ
انۡقَلَبۡتُمۡ عَلٰۤی اَعۡقَابِکُمۡ

(آل عمران:145)

ترجمہ: اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں پس کیا اگر یہ بھی وفات پا جائے یا قتل ہو جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 اکتوبر 2019 کو جلسہ گاہ (تغی شاتو) فرانس سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا نے اسلام کو بغیر امداد کے نہیں چھوڑا بلکہ اس نے اسلام کی حفاظت کی اور اپنے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کو سچا ثابت کیا اور اس کی مبارک پیشین گوئیوں کی حقیقت کھول دی اور اس صدی میں ایک شخص پیدا کر دیا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

موجودہ زمانہ کی حالت اور ضرورت مصلح

اس زمانہ میں کہ جس میں ہم رہتے ہیں ایمانی طاقتیں مردہ ہو کر فسق و فجور نے ان کی جگہ لے لی ہے۔ لوگوں کے معاملات ایک طرف عبادات دوسری طرف، غرض ہر بات میں فتور ہو گیا ہے۔ صرف یہ آفت ہی اگر ہوتی تو کچھ مضائقہ اور چنداں خطرہ نہ تھا۔ لیکن ان ساری باتوں کے علاوہ سب سے بڑی آفت جس کا مجھے کئی بار ذکر کرنا پڑا ہے اور جس کو ہر بہی خواہ اسلام کا دل محسوس کر چکا ہے یا کر سکتا ہے وہ زہریلا اثر ہے جو آج کل کی طبعی طبابت اور ہیئت اور جھوٹے فلسفہ کے باعث اسلام اور اہل اسلام پر آ رہی ہے۔ علماء تو اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کو خانہ جنگیوں اور اندرونی جھگڑوں اور ایک دوسرے کی تکفیر بازی سے فرصت ملے تو ادھر توجہ کریں۔ زاہد اپنی گوشہ نشینی میں بیٹھ کر اگر دعاؤں سے کام لیتے تو بھی کچھ آثار پیدا ہوتے مگر وہ پیر پرستی اور جواز سماع وغیرہ کی بحثوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ حقیقی صوفی ازم کی جگہ اب چند رسومات نے لے لی جن کا قرآن اور سنت سے پتا نہیں چلتا۔ الغرض ہر طرف سے اسلام عرضۂ تیغِ جہلا وسفہا ہو رہا ہے۔ اس وقت میں کہ وہ ضرورتیں جو کسی مصلح اور ریفارمر کی آمد کیلئے لازم ہیں، پورے انتہائی نقطہ تک پہنچ چکی ہیں۔ ہر ایک شخص بجائے خود ایک نیا مذہب رکھتا ہے۔ ان تمام امور اور حالات پر قیاس کر کے اسلام کی عمر خاتمہ کے قریب نظر آتی تھی۔ ڈاکٹر اور طبیب جب کسی ہیضہ کے مریض کا بدن برف سا سرد یا اسے سر سام میں مبتلا دیکھتے ہیں تو اسے لاعلاج بتلا کر کھسک آتے ہیں اور حالات ردّیہ دیکھ کر ڈاکٹر حاذق بھی یاس اور نومیدی ظاہر کر دیتا ہے۔ اب اس وقت اسلام کی حالت، کچھ شک نہیں کہ اسکی انتہا یاس تک پہنچ گئی تھی لیکن اگر وہ بھی انسان کے اپنے خیالات کا نتیجہ یا اپنی کوششوں کا ثمرہ ہوتا تو ان مصائب اور شدائد کے دوران میں کہ ہر طرف سے اس پر زد پڑتی ہے اور اس کی اپنی اندرونی حالت بوجہ نفاق باہمی کمزور ہوتی گئی ہے۔ ایسی حالت میں کم از کم اسلام کا قائم رہنا جس کے معدوم کرنے کے لئے مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگایا اور لگا رہے ہیں، بہت مشکل ہو جاتا۔ کوئی سال نہیں جاتا جبکہ کوئی نئی صورت اسلام پر حملہ کرنے کی نہیں تراشی جاتی۔ اگر کوئی ایجاد یا گل بنائی جاتی ہے، اس کے لئے اصول کو زیر نظر رکھ کر اسلام پر حملہ کر دیا جاتا ہے۔

آجکل کی ترقی بھی اسلام کا ایک معجزہ ہے

الغرض ایسے فتنے کے وقت میں قریب تھا کہ دشمن اکٹھے ہو کر ایک دفعہ ہی مسلمانوں کو برگشتہ کر دیتے لیکن اللہ تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے اسلام کو سنبھالے رکھا یہ بھی ایک دلیل ہے اسلام کی صداقت کی۔ آجکل کی ترقی بھی اسلام کا ایک معجزہ ہے۔ پس دیکھو کہ مخالفوں نے اپنی ساری طاقتیں اور قوتیں حتی کہ جان اور مال تک بھی اسلام کے نابود کرنے میں صرف کر دیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) یعنی خدا آپ ہی ان نقوش فطرت کو یاد دلانے والا ہے اور خطرہ کے وقت اس کو بچا لے گا۔ اسلام کی کشتی خطرہ میں جا پڑی تھی۔ پادریوں کا حملہ جنہوں نے کروڑہا روپیہ خرچ کر کے اور طرح طرح کے منافع اور وعدے یہاں تک کہ شرمناک نفسانی حظوظ تک دکھا کر بھی لوگوں کو اسلام سے بدظن کرنے کی کوشش کی اور دوسری طرف اسلامی عقائد کو بدنام کرتے ہیں۔ دیکھو! اِمساکِ بارش کی وجہ سے اِستسقاء کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ اگر کل سے بارش برسانے میں کامیابی ہو جاوے، جیسا کہ آجکل بعض لوگ امریکہ وغیرہ میں کوششیں کرتے ہیں تو اس طرح پر ایک رکن ٹوٹ جائے گا۔ غرض میں کہاں تک بیان کروں۔ ہر طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں اور اس کو بدنام کرنے کی کوشش، ہاں انتھک کوشش کی جاتی ہے مگر ان لوگوں کے منصوبے اور ہتھکنڈے کیا کر سکتے ہیں۔ خدا اس کو خود ان حربوں سے بچانا چاہتا ہے اور اس زمان ترقی میں اسلام کو بغیر امداد کے نہیں چھوڑا بلکہ اس نے اسلام کی حفاظت کی اور اپنے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کو سچا ثابت کیا اور اس کی مبارک پیشین گوئیوں کی حقیقت کھول دی اور اس صدی میں ایک شخص پیدا کر دیا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ وہ وہی ہے جو تمہارے درمیان بول رہا ہے۔ وہ صداقت کی روح اسلام میں پھونک دے گا۔ وہ وہی ہے جو گمشدہ صداقتوں کو آسمانوں سے لاتا ہے اور لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ وہ بدظنیوں اور ایمانی کمزوریوں کو دور کرنا چاہتا ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 83 تا 85، مطبوعہ 2018 قادیان)

ضروری اعلان بابت جلسہ سالانہ قادیان

دسمبر 2019 میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ قادیان کے متعلق اخبار بدر قادیان میں اعلان ہوتا رہا ہے کہ یہ جلسہ 125 واں جلسہ سالانہ ہے۔ اس تاریخی جلسہ کی مناسبت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض خصوصی پروگراموں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے جس کی اطلاع بذریعہ سرکلر جماعتوں کو دی گئی ہے۔ اسی دَوران ''شعبہ تاریخ احمدیت قادیان'' کی تحقیق و جائزہ کی روشنی میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں یہ اطلاع دی گئی کہ: **2019 میں منعقد ہونے والا جلسہ سالانہ 125 واں جلسہ سالانہ نہیں بلکہ 126 واں جلسہ سالانہ ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کی منظوری مرحمت فرمائی اور پروگراموں کو بھی جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ قارئین بدر مطلع رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہر احمدی مسلمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

ہمارے نَوجوانوں کو لازماً یہ احساس ہونا چاہیے کہ یہ وہ سنہری کنجی ہے جس سے ہم کامیابی کے دروازے کھول سکتے ہیں

اور ہم اسی ایک امید پر قائم ہیں کہ اسلام کی اصل حقیقت دنیا کے لوگوں پر ظاہر کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے

ہم میں سے بھی بعض کو دُنیاوی مال اور دُنیاوی کامیابی حاصل کرنیکا اتنا جنون ہے کہ وہ مقررہ وقت پر نماز ادا کرنا ہی بھول جاتے ہیں یا اپنی فیملی کے معاملات میں اتنے مصروف ہیں کہ وہ اپنے اوّلین فرض کو یعنی خدا تعالیٰ سے پیار کرنے اور اس کی عبادت کرنے کو نظر انداز کر جاتے ہیں، یہ طرز عمل ایک حقیقی اور سچّے مسلمان کا کیسے ہوسکتا ہے؟ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو ہر چیز پر بالا رکھیں گے تب ہی ہم انصاف کے ساتھ کہہ سکیں گے کہ ہم اپنے ایمان کو فوقیت دے رہے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) منعقدہ مورخہ 14 تا 16 جون 2019 بمقام Kitonga

کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

میرے پیارے اور حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی فرزندو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ مستحکم ہے وہاں مجلس خدام الاحمدیہ اور دوسری ذیلی تنظیموں کا بھی قیام ہو چکا ہے۔ اور ذیلی تنظیموں کے قیام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہر عمر کے احمدیوں کی اخلاقی، دینی اور روحانی تربیت کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ ذیلی تنظیموں کو اس لیے قائم کیا گیا ہے تاکہ ممبران جماعت کو اپنے دین کی طرف قریب لایا جائے اور انہیں ان کی انفرادی ذمہ داریاں سمجھائی جائیں۔ نیز ممبران جماعت کو اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے دنیاوی امور کی انجام دہی اور ضروریات زندگی کو پورا کرنے کے لیے رہنمائی کرنا بھی ذیلی تنظیموں کے کاموں میں شامل ہے۔ اس کے علاوہ ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دین کی خدمت اور ملک وقوم دونوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دلائیں اور یہ خدمت اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہونی چاہیے۔

سب سے بنیادی عہد جو ہر مسلمان کرتا ہے وہ ''کلمہ'' ہے۔ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ یہ وہ بنیادی الفاظ ہیں جن پر اسلامی تعلیمات کی بنیاد ہے۔ اور ہماری ذیلی تنظیموں کے عہدوں میں جن میں آپ کے خدام الاحمدیہ کا عہد بھی شامل ہے ان سب کا آغاز ایمان کے اس اقرار سے ہوتا ہے۔ پس سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچنے والے ہر خادم اور ہر طفل کو لازماً سنجیدگی کے ساتھ اس عہد کے معانی کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

اور اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ کلمہ کا پہلا حصّہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس سب سے بنیادی اور اوّلین اصول جس کے مطابق ہر مسلمان مرد اور عورت کو اپنی زندگی لازماً بسر کرنی چاہیے وہ توحید ہے۔ یعنی اس کامل ایمان اور یقین کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ لیکن یہ بات کافی نہیں کہ ان الفاظ کا صرف زبانی اقرار کیا جائے بلکہ اس اقرار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ سے اپنے ایمان کا اظہار ہونا چاہیے۔ اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل اور اعلیٰ ترین عبادت نماز ہے یعنی صلوٰۃ۔ قرآن کریم کے مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم پنجوقتہ فرض نمازیں ادا کریں۔ پس اگر ہم نمازوں کی ادائیگی میں سُست ہیں تو اس کا مطلب ہوگا کہ ہمارا اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اقرار بے فائدہ ہے، کسی اہمیت کا حامل نہیں اور جھوٹا اقرار ہے۔ نہایت خوبصورتی اور حکمت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نکتہ کی وضاحت فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والا اس وقت اپنے اقرار میں سچا ہوتا ہے کہ حقیقی طور پر عملی پہلو سے بھی وہ ثابت کر دکھائے کہ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی محبوب ومطلوب اور مقصود نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جب انسان کی خدا تعالیٰ سے ایسی حالت ہو اور واقعی طور پر اس کا ایمانی اور عملی رنگ اس اقرار کو ظاہر کرنے والا ہو، تو وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس اقرار میں جھوٹا نہیں۔ ساری مادی چیزیں جل گئی ہیں اور ایک فنا اس پر اس کے ایمان میں آگئی ہے، تب وہ اس بات کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ اس کا اقرار سچا ہے اور جھوٹ پر مبنی نہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 2، صفحہ 59، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

آپؑ نے تعلیم دی کہ سچا مسلمان وہی ہے جس کا دل اور روح خدا تعالیٰ کی محبت سے مخمور ہے اور وہ اس ایمان میں رچا ہوا ہے کہ اللہ کے سوا اَور کوئی معبود نہیں۔ پس اس معیار کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے ورنہ انسان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا اقرار صرف سطحی اور اس کے الفاظ کھوکھلے ہیں۔

کلمہ کا دوسرا حصہ اس پختہ ایمان کا متقاضی ہے کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ کلمہ کا جو دوسرا جزو ہے وہ نمونہ کے لیے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لیے بہترین نمونہ ہیں کیونکہ آپؐ خدا تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری میں کامل انسان تھے۔ یقیناً قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عظیم اخلاق کے مالک تھے اور تمام انسانیت کے لیے اسوۂ حسنہ یعنی بہترین نمونہ تھے۔ پس ہر احمدی مسلمان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے نَوجوانوں کو لازماً یہ احساس ہونا چاہیے کہ یہ وہ سنہری کنجی ہے جس سے ہم کامیابی کے دروازے کھول سکتے ہیں۔ اور ہم اسی ایک امید پر قائم ہیں کہ اسلام کی اصل حقیقت دنیا کے لوگوں پر ظاہر کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

آج کل کی دنیا میں لوگ دین کو چھوڑ کر اپنی ذاتیات کو اس حد تک ترجیح دیتے ہیں کہ انہیں اپنے خالق سے پیار اور محبت کا اظہار کرنے کا احساس ہی نہیں پیدا ہوتا اور نہ ہی اس کے حقوق ادا کرنے کا۔ ہم میں سے بھی بعض کو دنیاوی مال اور دنیاوی کامیابی حاصل کرنے کا اتنا جنون ہے کہ وہ مقررہ وقت پر نماز ادا کرنا ہی بھول جاتے ہیں۔ یا اپنی فیملی کے معاملات میں اتنے مصروف ہیں کہ وہ اپنے اوّلین فرض کو یعنی خدا تعالیٰ سے پیار کرنے اور اس کی عبادت کرنے کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ یہ طرز عمل ایک حقیقی اور سچّے مسلمان کا کیسے ہوسکتا ہے؟ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو ہر چیز پر بالا رکھیں گے تب ہی ہم انصاف کے ساتھ کہہ سکیں گے کہ ہم اپنے ایمان کو فوقیت دے رہے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

اللہ کرے کہ ہم اپنے طرزِ عمل سے دنیا کو اس بات پر قائل کرنے والے ہوں کہ حقیقی مسلمان وہ ہیں جو پیار کے پُل بنانا چاہتے ہیں اور جو معاشرے کی ہر سطح پر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم اپنے عملی نمونہ سے یہ ظاہر کرنے والے ہوں کہ حقیقی مسلمان وہ ہیں جو ہر بدامنی اور ہر تنازعہ کو دنیا سے ختم کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس عظیم مقصد کو پورا کرنے والے ہوں، اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والے ہوں اور دنیا کے ہر حصہ میں اسے پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ پوری دنیا میں مجلس خدام الاحمدیہ کو مسلسل برکت دیتا چلا جائے اور ہر لحاظ سے دنیا میں تمام خدام کو برکات سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 25 جون 2019)

کلامُ الامام

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

خطبہ جمعہ

مسیلمہ کذّاب کی طرف سے بغاوت کا اعلان ہی دراصل جنگ کی اصل وجہ تھی

’’اگر تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے اور وہ دونوں رکعتیں ہلکی ہوں‘‘ (الحدیث)

’’بخدا میں نے کبھی ایسا قیدی نہیں دیکھا جو خُبَیب سے بہتر ہو‘‘

اخلاص و وفا کے پیکر بدری اصحابِ نبی حضرت یزید بن رُقَیش، حضرت عبداللہ بن مَخْرَمہ، حضرت عَمْرو بن مَعْبَد

حضرت نعمان بن مالک اور حضرت خُبَیب بن عَدِیّ انصاری رضی اللہ عنہم کی سیرت مبارکہ کا دلنشیں تذکرہ

جھوٹے مدعیٔ نبوّت مسیلمہ کذّاب کے خلاف لڑے جانے والے فیصلہ کن معرکہ جنگِ یمامہ،

جنگِ بدر کے فوری بعد ہونے والے واقعۂ رجیع اور حضرت خُبَیب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تفصیلی بیان

افریقہ کے مختلف ممالک میں بطور مبلغ سلسلہ اور انچارج پریس نیز ایک لمبا عرصہ بطور مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ خدمت کی توفیق پانے والے مربی سلسلہ

محترم صفی الرحمٰن صاحب خورشید کی وفات۔ پر مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جمعہ کے بعد نمازِ جنازہ غائب

شعبہ تاریخ احمدیت کی ویب سائٹ کا اجرا

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 ستمبر 2019ء بمطابق 20 تبوک 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، سرے (یوکے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

بدری صحابہ کے ذکر میں سے آج جن کے ذکر سے شروع کروں گا وہ ہیں حضرت یزید بن رُقَیشؓ۔ حضرت یزیدؓ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو اسد بن خزیمہ سے تھا اور حضرت یزیدؓ بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 460، باب من حضر بدراً من المسلمین، دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

بعض نے ان کا نام اَرْبَدْ بھی بیان کیا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر جلد 5 صفحہ 452، یزید بن رُقَیش، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

حضرت یزیدؓ کے والد کا نام رُقَیش بن رِئاب تھا اور ان کی کنیت ابو خالد تھی۔ حضرت یزیدؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام دیگر غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ شریک ہوئے۔ حضرت یزیدؓ نے غزوۂ بدر میں طَیء قبیلے کے ایک شخص عَمرو بن سفیان کو قتل کیا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 50، یزید بن رُقَیش، دار احیاء التراث العربی 1996ء) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 480، باب من قتل ببدر من المشرکین، دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت یزیدؓ کے ایک بھائی کا نام حضرت سعید بن رُقَیشؓ تھا جنہوں نے اپنے اہل و عیال کے ہم راہ مکے سے مدینے کی طرف ہجرت کی، جن کا شمار اولین مہاجرین میں ہوتا ہے۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ لابن اثیر جلد 2 صفحہ 475، سعید بن رُقَیش، دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء)

حضرت یزیدؓ کے ایک بھائی کا نام حضرت عبدالرحمٰن بن رُقَیشؓ تھا جو غزوۂ احد میں شریک ہوئے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الرابع صفحہ 370، یزید بن رُقَیش، دار احیاء التراث العربی 1996ء)

حضرت یزیدؓ کی ایک بہن کا نام حضرت آمنہ بنت رُقَیشؓ تھا جنہوں نے شروع میں ہی مکّے میں اسلام قبول کر لیا تھا اور انہوں نے بھی اپنے اہل و عیال کے ساتھ مدینے کی طرف ہجرت کی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثامن صفحہ 371، آمنہ بنت رُقَیش، دار احیاء التراث العربی 1996ء)

حضرت یزیدؓ جنگِ یمامہ کے روز 12 ہجری میں شہید ہوئے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 50، یزید بن رُقَیش، دار احیاء التراث العربی 1996ء)

اس جنگ کی کچھ تفصیل اس طرح سے ہے، ایک دفعہ پہلے بھی کچھ میں تھوڑا سا مختصر بیان کر چکا ہوں۔

جنگِ یمامہ حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں 11 ہجری میں ہوئی تھی۔ بعض مؤرخین کے مطابق 12 ہجری میں ہوئی تھی۔ یہ جنگ مسیلمہ کذّاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر لڑی گئی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل کی سرکردگی میں ایک لشکر مسیلمہ کے مقابلے کے لیے بھیجا۔ ان کے پیچھے ان کی مدد کے لیے حضرت شُرَحْبِیل بن حسنہؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر روانہ کیا۔ حضرت عکرمہؓ نے حضرت شُرَحْبِیلؓ کے پہنچنے سے پہلے ہی مسیلمہ سے لڑائی شروع کر دی تاکہ کامیابی کا سہرا ان کے سر ہو لیکن مسیلمہ سے انہیں شکست ہوئی۔ اس واقعے کی اطلاع جب حضرت شُرَحْبِیلؓ کو ملی تو وہ راستے میں رک گئے۔ حضرت عکرمہؓ نے اپنی سرگذشت حضرت ابوبکرؓ کو لکھی تو حضرت ابوبکرؓ نے انہیں لکھا کہ نہ تم مجھے اس حالت میں ملو اور نہ میں تمہیں دیکھوں اور نہ مدینے واپس آؤ جس سے لوگوں میں بزدلی پیدا ہو بلکہ اپنے لشکر کو لے کر اہل عمان اور مَھرہ کے باغیوں کے ساتھ جا کر لڑائی کرو۔ اس کے بعد یمن اور حضرموت میں باغیوں کے ساتھ جا کر لڑو۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت شُرَحْبِیلؓ کو لکھا کہ تم حضرت خالد بن ولیدؓ کے آنے تک اپنی جگہ ٹھہرے رہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کو مسیلمہ کذّاب کے مقابلے کے لیے روانہ کیا اور ان کے ساتھ مہاجرین اور انصار کی ایک بڑی جماعت روانہ فرمائی۔ انصار کی جماعت کے سردار حضرت ثابت بن قَیسؓ اور مہاجرین کے سردار حضرت ابو حُذَیفہ اور حضرت زید بن خطابؓ تھے۔ حضرت شُرَحْبِیلؓ نے حضرت خالدؓ کے آنے سے پہلے مسیلمہ کذّاب کے خلاف جنگ شروع کر دی اور پسپا ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خالدؓ کے لیے حضرت سَلِیطؓ کی قیادت میں مزید کُمک روانہ کر دی تاکہ پیچھے سے کوئی ان پر حملہ نہ کر سکے۔ حضرت ابوبکرؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں نہیں چاہتا کہ میں بدری صحابہ کو استعمال کروں۔ میں انہیں اس حال میں چھوڑنا پسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے صالح اعمال کے ساتھ اللہ سے ملاقات کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اور نیک لوگوں کی برکت سے اس سے زیادہ افضل طور پر مصائب کو رفع کر دیتا ہے بجائے اس کے کہ ان سے عملی طور پر مدد لی جائے لیکن بہرحال مجبوریوں کی وجہ سے شامل بھی ہوئے تھے لیکن حضرت عمرؓ کی رائے اس کے برعکس تھی وہ بدری صحابہؓ کو لشکر وغیرہ میں استعمال فرما لیا کرتے تھے۔

بہرحال اس جنگ میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تیرہ ہزار تھی جبکہ مسیلمہ کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار بیان کی جاتی ہے۔ مسیلمہ کذّاب کے ساتھ ایک شخص نَهَارُ الرِّجَال بِنْ عُنْفُوَہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وہاں قرآن کریم اور دین کے مسائل سیکھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اہلِ یمامہ کی طرف معلم بنا کر بھیجا تاکہ وہ مسیلمہ کذّاب کے دعویٔ نبوت کی تردید کرے۔ وہاں جا کر یہ شخص مرتد ہو گیا اور اس بات کی شہادت دی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، جھوٹی گواہی ایک دے دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیلمہ کو میرے ساتھ نبوت میں نعوذ باللہ شریک کر دیا گیا ہے۔ بہرحال جب یہ مرتد ہوتے ہیں پہلے بھی اور آج بھی اسی طرح غلط الزام اور جھوٹی باتیں منسوب کرنا ایسے لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ بہرحال مسیلمہ کے قبیلہ بنو حَنیفہ پر اس شخص کے ارتداد کا مسیلمہ کے دعویٔ کی نسبت سے کہیں زیادہ برا اثر پڑا کیونکہ یہ تربیت کے لیے بھیجا گیا تھا اور اس کے زیر اثر بھی لوگ تھے۔ جب اس نے یہ باتیں کہیں، مسیلمہ کے دعویٔ نبوت کا تو اتنا اثر نہیں تھا لیکن اس کی باتوں سے لوگوں نے اثر لینا شروع کر دیا۔ اس کی گواہی کو سب نے تسلیم کیا اور نتیجۃً مسیلمہ کی اطاعت کر لی اور اس سے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھو۔ اگر

وہ تمہاری بات نہ مانیں تو ہم پھر اس کے مقابلے میں تمہاری مدد کریں گے۔ ان کی طرف سے یہ بغاوت کا اعلان ہی دراصل جنگ کی اصل وجہ تھی۔

جب مسیلمہ کو معلوم ہوا کہ حضرت خالدؓ قریب آ گئے ہیں، اس جنگ کا جو واقعہ بیان کیا جا رہا ہے، حضرت خالدؓ کو بھیجنے کا، حضرت ابوبکرؓ نے جو بھیجا تھا تو اب آگے یوں ذکر ملتا ہے کہ حضرت خالدؓ کے متعلق جب معلوم ہوا کہ قریب آ گئے ہیں تو اس نے عُقْرَبَا مقام پر اپنا پڑاؤ ڈالا اور لوگوں کو اپنی مدد کے لیے بلایا۔ لوگ بہت بڑی تعداد میں اس کی طرف آنے لگے۔ اسی دوران مُجّاعہ بن مُرارہ ایک گروہ کے ساتھ باہر نکلا تو مسلمانوں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا۔ حضرت خالدؓ نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور مُجّاعہ کو زندہ رکھا۔ یہ جنگ کے لیے نکلے تھے کیونکہ قبیلہ بنوحنیفہ میں اس کی بہت عزت ہوتی تھی۔ ان کے لیڈر کو نہیں مارا، قیدی بنا لیا۔ مسیلمہ کے بیٹے شُرَحْبِیل نے بنوحنیفہ کو انگیخت کرتے ہوئے کہا کہ آج حمیت دکھانے کا دن ہے۔ جب اس کو پکڑا گیا تو مسیلمہ کے بیٹے نے ان کے اس قبیلے کو انگیخت کرائی کہ اگر آج تم نے شکست کھائی تو تمہاری عورتیں لونڈیاں بنا لی جائیں گی اور بغیر نکاح کے ان سے نفع اٹھایا جائے گا لہٰذا آج تم اپنی عزت اور آبرو کی حفاظت کے لیے پوری جواں مردی دکھاؤ اور اپنی عورتوں کی حفاظت کرو۔ بہرحال جنگ شروع ہوئی۔ مہاجرین کا جھنڈا حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہؓ کے پاس تھا جبکہ اس سے قبل وہ عبداللہ بن حفصؓ کے پاس تھا لیکن وہ شہید ہو گئے تھے اور انصار کا جھنڈا حضرت ثابت بن قیسؓ کے پاس تھا۔ گھمسان کی جنگ ہوئی اور وہ جنگ ایسی تھی کہ مسلمانوں کو اس سے پہلے ایسی جنگ کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ اس جنگ میں مسلمان پسپا ہو گئے اور بنوحنیفہ کے لوگ مُجّاعہ کو چھڑانے کے لیے آگے بڑھے، جس کو حضرت خالدؓ نے قیدی بنایا تھا اور حضرت خالد بن ولیدؓ کے خیمہ کا قصد کیا، وہاں گئے اس طرف بڑھے۔ اس وقت حضرت خالدؓ کی بیوی خیمے میں تھی۔ ان لوگوں نے حضرت خالدؓ کی بیوی کو قتل کرنا چاہا تو مُجّاعہ نے کہا کہ میں نے اسے پناہ دی ہے، انہیں قتل کرنے سے روک دیا۔ مُجّاعہ نے انہیں مردوں پر حملہ کرنے کا کہا اس پر وہ خیمے کو کاٹ کر چلے گئے۔ جنگ پھر سخت ہو گئی اور قبائل بنوحنیفہ سب مل کر سخت حملہ کرنے لگے۔ اس روز کبھی مسلمانوں کا پلڑا بھاری ہوتا کبھی کافروں کا۔ اس جنگ میں حضرت سالمؓ، حضرت ابوحذیفہؓ، حضرت زید بن خطابؓ جیسے معزز صحابہ کرام شہید ہوئے۔

حضرت خالدؓ نے جب مسلمانوں کی یہ حالت دیکھی تو انہوں نے ہر قبیلے کو الگ الگ ہونے کا حکم دیا تاکہ مصائب کا اندازہ لگایا جا سکے اور معلوم ہو سکے کہ کہاں سے مسلمانوں پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح جنگ میں صفوں کو الگ الگ درست کیا تو مسلمان ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ آج کے دن ہم کو فرار کرنے میں شرم محسوس ہو رہی ہے یعنی بڑی قابل شرم بات ہے جو ہمارا حال ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے لیے اس سے زیادہ کوئی مصیبت کا دن نہ تھا۔ مسیلمہ ابھی تک اپنی جگہ پر قائم تھا اور کفار کی طرف سے جنگ کا مرکز تھا۔ حضرت خالدؓ نے یہ پتا کر لیا یہ ان کو احساس ہو گیا کہ جب تک اسے قتل نہیں کیا جائے گا تب تک جنگ بند نہیں ہو گی۔ اس پر حضرت خالدؓ آگے نکلے اور انہوں نے مبارزت طلب کی اور جنگی شعار کا نعرہ لگایا جو اس وقت یَا مُحَمَّدَاہ تھا۔ جو بھی میدان میں آیا تو وہ قتل ہوا۔ اس پر مسلمان حرکت میں آئے۔ پھر حضرت خالد نے مسیلمہ کو پکارا۔ وہ سامنے نہیں آیا اور بھاگ گیا اور اپنے ساتھیوں سمیت ہی اپنے باغ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گیا اور باغ کا دروازہ بند کر دیا۔ مسلمانوں نے اس باغ کا محاصرہ کر لیا۔ حضرت براء بن مالکؓ نے کہا کہ اے مسلمانو! تم مجھے دیوار پر چڑھا کر اندر اتار دو۔ بڑے جرأت مند، بہادر شخص تھے۔ مسلمانوں نے کہا کہ ہم ایسا نہیں کر سکتے مگر حضرت براءؓ نہیں مانے اور اصرار کیا کہ آپ لوگ مجھے کسی طرح اس باغ کے اندر ڈال دیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے انہیں باغ کی دیوار پر چڑھایا اور وہاں سے وہ دشمنوں میں کُود پڑے اور باغ کے اندر چلے گئے۔ اندر جا کے انہوں نے دروازہ کھول دیا۔ مسلمان باغ کے اندر داخل ہوئے۔ پھر گھمسان کی جنگ ہوئی۔ وحشی نے مسیلمہ کو قتل کیا ہو۔ یہ شخص وحشی وہی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا۔ بہرحال ایک روایت کے مطابق وحشی اور ایک انصاری نے مشترکہ طور پر مسیلمہ کو قتل کیا تھا۔ وحشی نے اپنا بھالا مسیلمہ کی طرف پھینکا اور انصاری نے اپنی تلوار سے اس پر وار کیا۔ دونوں نے ایک ہی وقت میں وار کیا تھا اس لیے بعد میں وحشی کہا کرتے تھے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم میں سے کس کے وار نے اس کا کام تمام کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے چیخ کر یہ اعلان کیا کہ مسیلمہ کو سیاہ غلام نے قتل کر دیا ہے۔ اس لیے یہ بھی زیادہ امکان ہے کہ وحشی نے قتل کیا۔ حضرت خالدؓ نے مُجّاعہ کے ذریعے مسیلمہ کی لاش کا پتا معلوم کروایا۔

مُجّاعہ نے حضرت خالدؓ سے کہا کہ مسلمانوں کے مقابلے میں آنے والے لوگ جلد باز اور ناتجربہ کار تھے۔ تمام قلعے جو ہیں وہ بڑے تجربہ کار فوجیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف سے میرے سے صلح کر لیں اگر اب جنگ کی تو مسلمانوں کا اَور زیادہ نقصان ہو گا۔ بڑی چال چلی اس نے۔ حضرت خالد نے مُجّاعہ سے اس شرط پر صلح کر لی کہ صرف جانیں معاف کر دی جائیں گی، تمہیں چھوڑ دیا جائے گا، کچھ نہیں کہا جائے گا، قیدی نہیں بنایا جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر شے پر مسلمان قبضہ کر لیں گے۔

مُجّاعہ ہوشیار آدمی تھا اس نے کہا کہ میں قلعے والوں کے پاس جاتا ہوں اور ان سے مل کر مشورہ کر کے آتا ہوں۔ مسیلمہ تو قتل ہو چکا تھا اس لیے طاقت تو ان کی ٹوٹ چکی تھی لیکن اس کی ہوشیاری پھر ان کافروں کے کام آئی۔ مُجّاعہ قلعے میں آیا تو وہاں سوائے عورتوں اور بچوں اور بوڑھوں کے اَور کمزوروں کے اَور کوئی بھی نہیں تھا۔ اس نے یہ چال چلی کہ عورتوں کو زرہیں پہنائیں اور ان سے کہا کہ میری واپسی تک تم قلعے کی فصیل پر جا کر اوپر کھڑی ہو جاؤ اوپر اور جنگ کا شعار جو ہے برابر بلند کرتی رہو۔ حضرت خالدؓ کے پاس آ کر اس نے کہا کہ جس شرط پر میں نے تم سے صلح کی تھی قلعے والے اسے نہیں مانتے، یعنی جانوں کی آزادی اور باقی سب مال مسلمانوں کا۔ اور ان میں سے بعض اپنے انکار کے اظہار کے لیے فصیلوں پر نمودار ہیں اور میں ان کی ذمہ داری نہیں لے سکتا، وہ میرے قابو سے باہر ہیں۔ حضرت خالد نے قلعوں کی طرف دیکھا تو وہاں دیکھا کہ وہ سپاہیوں سے بھرے ہوئے تھے، عورتوں نے وہ لباس پہنے ہوئے تھے اس کی چال کی وجہ سے وہاں کھڑی تھیں۔ اس شدید لڑائی میں خود مسلمانوں کو نقصان پہنچا تھا، لڑائی بہت طویل ہو گئی تھی مسلمان چاہتے تھے کہ فتح حاصل کر کے جلد واپس چلے جائیں چنانچہ حضرت خالد نے مُجّاعہ سے اس شرط پر صلح کر لی کہ تمام سونا چاندی مویشی اور نصف لونڈی و غلام حضرت خالدؓ کے قبضہ میں دے دیے جائیں گے اور ایک قول کے مطابق چوتھائی قیدیوں پر صلح کر لی۔

اس جنگ میں مسلمانوں کی جانب سے مدینے کے مہاجرین و انصار میں سے تین سو ساٹھ اور مدینے کے علاوہ تین سو مہاجرین شہید ہوئے جبکہ بنوحنیفہ میں سے عَقْرَبا کے میدان میں سات ہزار اور باغ میں سات ہزار اور فرار ہونے والوں کا تعاقب کرتے ہوئے بھی سات ہزار کفار کو قتل کیا گیا۔ جب یہ لشکر مدینہ واپس پہنچا تو حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ سے فرمایا کہ تُو زید سے قبل کیوں نہ شہید ہوا۔ زیدؓ شہید ہو گیا جبکہ تُو ابھی بھی زندہ ہے، کیوں نہ تم نے مجھ سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔ اس پر حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا کہ حضرت زیدؓ نے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی اور اللہ نے انہیں وہ عطا کر دی اور میں نے اس کی کوشش کی کہ میری طرف بھی لائی جائے مگر مجھے وہ حاصل نہ ہو سکی۔ بہرحال اسی سال جنگ یمامہ میں صحابہ کرام کی بکثرت شہادتوں کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے تدوینِ قرآن کا حکم دیا تا کہ کہیں قرآن کریم ضائع نہ ہو جائے۔ اس کو جمع کیا گیا۔ یہ یمامہ کی تفصیل تھی۔

(ماخوذ از الکامل فی التاریخ جلد 2 صفحہ 218 تا 223، سنۃ احدی عشر، ذکر مسیلمہ واھل یمامہ، دارالکتب العلمیہ بیروت 2006ء) (ماخوذ از تاریخ الطبری جلد 3 صفحہ 300-310 باب ذکر بقیہ خبر مسیلمہ الکذّاب وقومہ من اھل الیمامہ، دارالفکر بیروت 2002ء) (ماخوذ از تاریخ ابن خلدون مترجم علامہ حکیم احمد حسین الٰہ آبادی، جلد 3 حصہ اول صفحہ 231 دارالاشاعت کراچی 2003ء)

اب اگلے جن صحابی کا ذکر ہو گا ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن مَخْرَمہؓ۔ ان کا نام عبداللہ بن مخرمہؓ تھا اور کنیت ابومحمد تھی۔ ان کا تعلق قبیلہ بنو عامر بن لُؤَیّ سے تھا۔ انہیں عبداللہ اکبر بھی کہا جاتا تھا۔ یہ ابتدائی اسلام لانے والے صحابہ میں سے تھے۔ ان کے والد کا نام مَخْرَمہ بن عبدالعُزّٰی اور والدہ کا نام بَہْنانہ بنت صفوان تھا۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ کی اولاد میں ایک بیٹے مساحق کا ذکر ملتا ہے جو ان کی بیوی زینب بنت سراقہ سے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ اوائل میں اسلام لانے والوں میں شامل تھے۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ کو دو ہجرتیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، ایک حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ کی طرف۔ ابن اسحاق نے حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جنہوں نے حضرت جعفرؓ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ یونس بن بُکَیر، سلمہ اور بُکائی نے ابن اسحاق کا یہ قول بیان کیا ہے جس میں انہوں نے حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ کی حبشہ کی طرف ہجرت کا ذکر کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ جب مدینہ ہجرت کر کے پہنچے تو انہوں نے حضرت کلثوم بن ہِدمؓ کے گھر قیام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ کی مؤاخات حضرت فروہ بن عَمرو انصاریؓ سے کروائی۔ حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ غزوۂ بدر اور بعد کے باقی تمام غزوات میں شامل ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ جب جنگِ بدر میں شامل ہوئے تو اس وقت ان کی عمر تیس سال تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں جب یہ جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے تو اس وقت ان کی عمر اکتالیس سال تھی۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 308-309 ''عَبْدُ اللہ بن مَخْرَمہؓ'' وَمِنْ بَنِی عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ، دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء) (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثالث صفحہ 377-378 ''عبداللہ بن مخرمہؓ'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ کا جذبہ شہادت انتہائی حد تک بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے اس وقت تک وفات نہ دینا جب تک میں اپنے جسم کے ہر جوڑ پر خدا کی راہ میں لگا زخم نہ دیکھ لوں۔ چنانچہ جنگِ یمامہ کے روز ان کے جوڑوں پر زخم پہنچے جن کی وجہ سے یہ شہید ہو گئے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی جلد 4 صفحہ 193 عَبْدُ اللہ بن مخرمہؓ، دارالفکر بیروت 2001ء)

حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ بہت زیادہ عبادت گزار تھے۔ جوانی میں بھی بڑی عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ یمامہ کے سال میں حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ اور حضرت ابوحذیفہؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالمؓ ایک ساتھ تھے۔ ہم تینوں باری باری بکریاں چرایا کرتے تھے۔ لشکر کے لیے کچھ مال بھی تھا، اس کی حفاظت کرنی ہوتی تھی۔ چنانچہ جس دن لڑائی شروع ہوئی وہ دن میرا بکریاں چرانے کا تھا۔ پس میں بکریاں چرا کر آیا تو میں نے حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ کو میدانِ جنگ میں زخمی حالت میں گرا ہوا پایا تو میں ان کے پاس ٹھہر گیا۔ انہوں نے کہا اے عبداللہ بن عمرؓ! کیا روزہ دار نے افطاری کر لی ہے؟ شام کا وقت ہو گیا تھا، میں نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ اس ڈھال میں کچھ پانی دے دو کہ میں اس سے افطار کر لوں۔ وہ جنگ میں بھی روزے کی حالت میں تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں پانی لینے چلا گیا مگر جب میں واپس آیا تو وہ وفات پا چکے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الثالث صفحہ 377 ''عبداللہ بن مخرمہؓ'' دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء) (ماخوذ از سیر الصحابہ جلد دوم صفحہ 570 حضرت عبداللہ مخرمہؓ مطبوعہ دار اشاعت کراچی)

حضرت عَمرو بن مَعْبَدؓ اگلے صحابی ہیں جن کا اب میں ذکر کروں گا۔ حضرت عَمرو بن مَعْبَدؓ کا نام عمیر بن

مَعۡبَدؓ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ان کے والد کا نام مَعۡبَد بن اَزۡعر تھا۔ حضرت عُمرو بن مَعۡبَدؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنوضُبَیۡعہ سے تھا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 465، باب الانصار ومن معھم، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2001)

حضرت عُمرو بن مَعۡبَدؓ غزوۂ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عُمرو بن مَعۡبَدؓ غزوۂ حنین کے روز ان سو بہادری کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے صحابہ میں سے تھے جن کے رزق کا کفیل اللہ تعالیٰ ہو گیا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 353 ’’عمیر بن مَعۡبَد‘‘ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2012ء) جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے۔ ایک روایت میں یہ بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن ہماری صورتِ حال یہ تھی کہ مسلمانوں کی دو جماعتیں پیٹھ پھیرے ہوئے تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو آدمی بھی نہیں تھے۔ (سنن الترمذی ابواب الجہاد بَابُ مَا جَاءَ فِی الثَّبَاتِ عِنۡدَ الۡقِتَالِ حدیث 1689)

غزوۂ حنین کے موقعے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ ثابت قدم رہنے والے صحابہ کی تعداد کے متعلق مختلف آرا ہیں۔ ان کے مطابق ایسے صحابہ کی تعداد اسّی اور سو کے درمیان تھی۔ (سبل الہدیٰ والرشاد جلد 5 صفحہ 484، ذکر من ثبت مع رسول اللہ ﷺ یوم حنین، داراحیاء التراث قاھرہ، 1992)

بعض کہتے ہیں سو تھی، بہرحال یہ تعداد میں بہت تھوڑے تھے۔

پھر جن صحابی کا ذکر اس وقت کروں گا ان کا نام ہے حضرت نعمان بن مالکؓ۔ حضرت نعمان بن مالکؓ کا نام نعمان بن قَوقَل بھی بیان کیا جاتا ہے۔ امام بخاری نے ان کا نام ابن قوقل بیان کیا ہے۔ علامہ بدرالدین عینی جو ایک عالم تھے وہ بخاری کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ابن قوقل کا مکمل نام نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم تھا اور ثعلبہ یا اَصۡرَم کا لقب قوقل تھا اور نعمان اپنے دادا کی طرف منسوب ہوتے تھے اس لیے انہیں نعمان بن قوقل کہا جاتا تھا۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب الکافر یقتل المسلم...... حدیث 2827) (عمدۃ القاری جلد 14 صفحہ 182۔183 کتاب الجہاد والسیر باب الکافر یقتل المسلم...... داراحیاء التراث العربی بیروت 2003)

حضرت نعمان بن مالکؓ کی چال میں ذرا لنگڑا پن پایا جاتا تھا۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم جلد 4 صفحہ 317، باب النون، 2850۔ النعمان بن قوقل الانصاری، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002)

حضرت نعمان بن مالکؓ کے والد کا نام مالک بن ثعلبہ اور والدہ کا نام عَمۡرہ بنت ذیاد تھا اور وہ حضرت مُجَذَّر بن ذیاد کی ہمشیرہ تھیں۔ حضرت نعمانؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوغَنۡم سے تھا۔ یہ قبیلہ قوقل کے نام سے مشہور تھا۔ ابن ہشام کے نزدیک حضرت نعمان بن مالکؓ نعمان قوقل کے نام سے بھی مشہور تھے اور ابن ہشام نے ان کا قبیلہ بنودَعۡد بھی بیان کیا ہے۔ قوقل کیوں کہلاتے تھے پچھلی دفعہ بھی ایک خطبے میں بیان کر چکا ہوں کہ جب مدینے میں کسی سردار کے پاس کوئی شخص پناہ کا طلب گار ہوتا تو اسے یہ کہا جاتا تھا کہ اس پہاڑ پر جیسے مرضی چڑھ۔ یعنی اب تو امن میں ہے، جس طرح مرضی رہ اور تُو اس حالت میں لوٹ جا کہ تو فراخی محسوس کر، کوئی تنگی نہیں اب تجھے اور کسی چیز کا خوف نہ کھا اور وہ لوگ جو پناہ دینے والے تھے وہ قواقلہ کے نام سے مشہور تھے۔ تاریخ لکھنے والے ابن ہشام یہ کہتے ہیں کہ ایسے سردار جب کسی کو پناہ دیتے تو اسے ایک تیر دے کر کہتے اس تیر کو لے کر اب جہاں مرضی جا۔ حضرت نعمانؓ کے دادا ثعلبہ بن دعد کو قوقل کہا جاتا تھا۔ پناہ دینے والوں میں سے تھے۔ اسی طرح خزرج کے سردار غنم بن عوف کو بھی قوقل کہا جاتا تھا۔ اسی طرح حضرت عبادہ بن صامت بھی قوقل کے لقب سے مشہور تھے۔ بنوسالم، بنوغنم اور بنوعوف بن خزرج کو بھی قواقلہ کہا جاتا تھا۔ بنوعوف کے سردار حضرت عبادہ بن صامت تھے۔

حضرت نعمان بن مالکؓ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ انہیں صفوان بن امیہ نے شہید کیا تھا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق حضرت نعمان بن مالکؓ کو اَبان بن سعید نے شہید کیا تھا۔ حضرت نعمان بن مالکؓ حضرت مُجَذَّر بن ذیاد اور حضرت عبادہ بن حِسۡحَاس کو غزوۂ احد کے موقع پر ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثالث صفحہ 414 ’’النعمان بن مالک‘‘، دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان 2012ء) (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 158۔159 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء) (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام 560 صفحہ ذِکۡرُ مَنِ اسۡتُشۡهِدَ بِأُحُدٍ مِنَ الۡمُهَاجِرِيۡنَ صفحہ 468 الانصار ومن معھم، دارالکتب العلمیہ بیروت 2001) (عمدۃ القاری جلد 14 صفحہ 182 مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت 2003ء)

حضرت نعمان بن مالکؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ احد کے لیے نکلتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عبداللہ بن اُبی بن سلول سے مشورہ کے وقت عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بخدا میں جنت میں ضرور داخل ہوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیسے؟ تو حضرت نعمانؓ نے عرض کیا اس وجہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور میں لڑائی سے ہرگز نہ بھاگوں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ چنانچہ وہ اسی روز شہید ہو گئے۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ المجلد الخامس صفحہ 322 ’’النعمان بن مالک الخزرجی‘‘ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

خالد بن ابو مالک جعدی روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں یہ روایت پائی کہ حضرت نعمان بن قوقل انصاریؓ نے دعا کی تھی کہ مجھے تیری قسم اے میرے رب! ابھی سورج غروب نہیں ہو گا کہ میں اپنے لنگڑے پن کے ساتھ جنت کی سرسبزی میں چل رہا ہوں گا۔ چنانچہ وہ اسی روز شہید ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی کیونکہ میں نے اسے دیکھا، یہ کشفی رنگ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اس کو دیکھا کہ وہ جنت میں چل رہا تھا اور اس میں کسی قسم کا لنگڑا پن یا لڑکھڑاہٹ نہیں تھی۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم جلد 4 صفحہ 317، النعمان بن قوقل الانصاری، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے جبکہ صحابہ اسے فتح کر چکے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! مجھے بھی حصہ دیں۔ سعید بن عاص کے ایک بیٹے نے کہا کہ یا رسول اللہ! اسے حصہ نہ دیں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ یہ نعمان بن قوقل کا قاتل ہے۔ ابن سعید بن عاص نے کہا کہ اس پر تعجب ہے ہم پر اکڑتا ہے۔ ابھی ضأن پہاڑی، جو تہامہ کے علاقہ میں ہے اور حضرت ابوہریرہ کے قبیلے دوس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے کہتے ہیں اس کی چوٹی پر سے بکریاں چراتا ہمارے پاس آ گیا ہے اور مجھ پر عیب لگاتا ہے کہ میں نے ایک مسلمان مرد کو قتل کر دیا تھا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ جس کو اللہ نے میرے ہاتھ سے عزت دی اور مجھے اس کے ہاتھوں رسوا نہیں کیا۔ بڑا ہوشیاری سے بیان دیا۔ سفیان کہتے تھے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حصہ دیا یا نہیں۔ (صحیح البخاری کتاب الجہاد والسیر باب الۡكَافِرِ يَقۡتُلُ الۡمُسۡلِمَ ...... حدیث 2827) (معجم البلدان جلد 2 صفحہ 223)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت نعمان بن قوقلؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر میں فرض نمازیں ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور حرام چیزوں کو حرام قرار دوں اور حلال چیزوں کو حلال قرار دوں اور اس پر کچھ بھی زیادہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! مَیں اس پر کچھ بھی زیادہ نہ کروں گا۔
(مسند احمد بن حنبل جلد 23 صفحہ 78 مسند جابر بن عبداللہ، مؤسسۃ الرسالۃ 2008)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نعمان بن قوقلؓ مسجد میں داخل ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا اے نعمان! دو رکعتیں ادا کرو۔ یہ جمعہ کی جو سنتیں ہیں ان کا بھی مسئلہ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپؐ نے انہیں کہا کہ دو رکعتیں ادا کرو اور ان میں اختصار سے کام لو۔ مختصر طور پر جمعہ کی سنتیں پہلے پڑھ لو۔ خطبہ شروع ہو گیا ہے دو رکعت ادا کرو اور مختصر پڑھو۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے اور وہ دونوں رکعتیں ہلکی ہوں۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم جلد 4 صفحہ 317، النعمان بن قوقل الانصاری، دارالکتب العلمیۃ بیروت 2002)

پھر جن صحابی کا اس وقت ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت خُبَیۡب بن عدی انصاریؓ۔ حضرت خُبَیۡب بن عدیؓ انصار کے قبیلہ اوس کے خاندان بنو جَحۡجَبٰی بن عوف سے تعلق رکھتے تھے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جزء 1 صفحہ 681 ’’خُبَیۡب بن عدی‘‘ دارالفکر 2003ء)

حضرت عمیر بن ابووقاصؓ نے جب مکّے سے مدینے ہجرت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت خُبَیۡب بن عدیؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔

(عیون الاثر جلد اول صفحہ 232 ذکر المؤاخات، دارالقلم بیروت، 1993ء)

حضرت خُبَیۡب بن عدیؓ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے اور انہوں نے اس جنگ میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ غزوۂ بدر میں مجاہدین کے اسباب کی نگرانی ان کے سپرد تھی۔

(سیر الصحابہ جلد 3 حصہ چہارم صفحہ 309 ادارۂ اسلامیات لاہور)

حضرت خُبَیۡب بن عدیؓ چار ہجری میں واقعۂ رجیع میں شامل تھے۔ حضرت خُبَیۡب بن عدیؓ اور حضرت زید بن دَثِنَہؓ کو مشرکین نے قید کر لیا اور انہیں مکہ ساتھ لے گئے اور مکّے پہنچ کر ان دونوں صحابہ کو فروخت کر دیا گیا۔ حارث بن عامر کے بیٹوں نے حضرت خُبَیۡبؓ کو خریدا تا کہ وہ اپنے باپ حارث کے قتل کا بدلہ لے سکیں جسے بدر کے روز خُبَیۡبؓ نے قتل کیا تھا۔ ابن اسحاق کے مطابق حُجَیۡر بن ابو اِہاب تمیمی نے حضرت خُبَیۡبؓ کو خریدا تھا جو حارث کی اولاد کا حلیف تھا۔ اس سے حارث کے بیٹے عقبہ نے حضرت خُبَیۡبؓ کو خریدا تھا تا کہ اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے سکے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عُقبہ بن حارث نے حضرت خُبَیۡبؓ کو بنونجار سے خریدا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو اِہاب، عکرمہؓ بن ابوجہل، اَخۡنَس بن شُرَیۡق، عبیدہ بن حکیم، امیہ بن ابوعُتبہ حضرمی کے بیٹوں نے اور صفوان بن امیہ نے مل کر حضرت خُبَیۡبؓ کو خریدا تھا۔ یہ سب وہ افراد تھے جن کے آباء غزوۂ بدر میں قتل کیے گئے تھے۔ ان سب نے حضرت خُبَیۡبؓ کو خرید کر عُقبہ بن حارث کو دے دیا تھا جس نے انہیں اپنے گھر میں قید کر لیا تھا۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جزء 2 صفحہ 23 تا 25 ’’خُبَیۡب بن عدی‘‘ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء) (سیرت خاتم النبیین صفحہ 513)

بخاری میں واقعۂ رجیع کی بابت کچھ تفصیلات یوں بیان ہوئی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا ایک دستہ حالات معلوم کرنے کے لیے بھیجا اور عاصم بن ثابت انصاریؓ کو جو عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا تھے اس کا امیر مقرر کیا۔ یہ لوگ چلے گئے۔ جب ھَدَأَہ مقام پر پہنچے جو عُسۡفان اور مکّے کے درمیان ہے تو ان کے متعلق کسی نے بنولَحۡیان کو خبر کر دی جو ھُذَیل قبیلے کا ایک حصہ ہے۔ یہ خبر سن کر بنولَحۡیان کے تقریباً دو سو آدمی جو سب کے سب تیرانداز تھے نکل کھڑے ہوئے اور ان کے قدموں کے نشانوں پر ان کے پیچھے پیچھے گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے وہ جگہ دیکھ لی، وہاں تک پہنچ گئے جہاں انہوں نے

کھجوریں کھائی تھیں۔ جہاں یہ دس آدمی رکے تھے اور کھجوریں کھائی تھیں جو مدینے سے بطور زادِ راہ کے لے کے آئے تھے، سفر کے کھانے پینے کا سامان لے کے آئے تھے، تو وہاں بیٹھ کر انہوں نے کھجوریں کھائی تھیں۔ وہاں کھجوروں کی گٹھلیاں پھینکیں تو انہیں دیکھ کر انہوں نے کہا کہ یہ یثرب کی کھجوریں ہیں، مدینے کی کھجوریں ہیں اور پھر وہ قدموں کے نشان پر ان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے ان کو آتے دیکھا تو انہوں نے ایک ٹیلے پر پناہ لے لی۔ ان لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور ان سے کہنے لگے کہ نیچے اتر آؤ اور تم اپنے آپ کو ہمارے سپرد کر دو اور ہماری طرف سے تمہارے لیے یہ عہد ہے کہ ہم تم میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کریں گے۔ عاصم بن ثابت جو اس دستے کے امیر تھے بولے کہ یقیناً اگر میں اپنے آپ کو سپرد کروں گا تو آج کافر کی امان پر ٹیلے سے اترنا ہوگا اور میں کافر کی امان پر ٹیلے سے نہیں اتروں گا۔ پھر انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ! اپنے نبیؐ کو ہمارے متعلق خبر کر دے۔ ان لوگوں نے اس پر تیر چلائے اور عاصم کو سات آدمیوں سمیت مار ڈالا۔ یہ دیکھ کر تین آدمی عہد و پیمان پر اعتماد کرتے ہوئے، ان کی باتوں پر اعتماد کرتے ہوئے ان کے پاس نیچے آ گئے۔ ان میں خُبَیب انصاری اور ابن دَثِنَہ اور ایک اَور شخص تھے۔ جب یہ نیچے آ گئے تو کافروں نے ان کو قابو کر لیا۔ انہوں نے اپنی کمانوں کی تندیاں کھولیں اور ان کی مشکیں کسیں، اس سے ان کو باندھ دیا۔ تیسرا شخص کہنے لگا کہ یہ پہلا دغا ہے۔ بخدا میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میرے لیے ان لوگوں میں راحت بخش نمونہ ہے جو شہید ہوئے۔ میں تو یہیں ہوں۔ شہید کرنا ہے تو کرو۔ انہوں نے اسے کھینچا اور کشمکش کی کہ وہ کسی طرح ان کے ساتھ جائیں مگر وہ نہ مانے۔ آخر انہوں نے ان کو مار ڈالا اور خُبَیب اور ابن دَثِنَہ کو پکڑ کر لے گئے اور جا کر مکّے میں ان کو بیچ دیا۔ یہ جنگِ بدر کے بعد کا واقعہ ہے اور خُبَیب کو بنو حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف نے خرید لیا اور خُبَیب ہی تھے جنہوں نے حارث بن عامر کو بدر کے دن قتل کیا تھا۔ خُبَیب ان کے پاس قید رہے۔

ابن شہاب کہتے تھے کہ عبید اللہ بن عیاض نے مجھے بتایا کہ حارث کی بیٹی نے ان سے ذکر کیا کہ جب انہوں نے اتفاق کر لیا کہ انہیں مار ڈالیں گے۔ جنہوں نے ان کو خرید کر قیدی بنایا تھا وہ اس بات پر متفق ہو گئے کہ اب ان کو قتل کر دینا ہے، شہید کر دینا ہے تو خُبَیبؓ نے اسی قید کے دوران میں ایک دن ان سے استرا مانگا کہ اسے استعمال کریں۔ یہ بڑا مشہور واقعہ بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے استرا دے دیا۔ حارث کی بیٹی کہتی ہے کہ اس وقت میری بے خبری کی حالت میں میرا ایک بچہ خُبَیب کے پاس آیا اور انہوں نے اس کو لے لیا۔ اس نے کہا کہ میں نے خُبَیبؓ کو دیکھا کہ وہ بچے کو اپنی ران پر بٹھائے ہوئے ہے اور استرا ان کے ہاتھ میں ہے۔ میں یہ دیکھ کر اتنا گھبرائی کہ خُبَیبؓ نے گھبراہٹ کو میرے چہرے سے پہچان لیا اور بولے تم ڈرتی ہو کہ میں اسے مار ڈالوں گا۔ میں تو ایسا نہیں ہوں کہ یہ کروں۔ حارث کی بیٹی کہا کرتی تھی کہ بخدا میں نے کبھی ایسا قیدی نہیں دیکھا جو خُبَیب سے بہتر ہو۔ پھر کہنے لگی کہ اللہ کی قسم! میں نے ایک دن ان کو دیکھا کہ خوشہ انگور ان کے ہاتھ میں تھے، انگوروں کا ایک گچھا ان کے ہاتھ میں تھا اور وہ اس سے انگور کھا رہے تھے اور وہ زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکّے میں کوئی پھل بھی نہ تھا۔ کہتی تھیں کہ یہ اللہ کی طرف سے رزق تھا جو اس نے خُبَیبؓ کو دیا۔ جب ان لوگوں کو حرم سے باہر لے گئے کہ ایسی جگہ قتل کریں جو حرم نہیں ہے تو خُبَیبؓ نے ان سے کہا مجھے اجازت دو کہ میں دو رکعتیں نماز پڑھ لوں اور انہوں نے ان کو اجازت دے دی تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں اور کہنے لگے مجھے یہ گمان نہ ہوتا کہ تم یہ خیال کرو گے کہ میں اس وقت جس حالت میں نماز میں ہوں گھبراہٹ کا نتیجہ ہے، مجھے کوئی مرنے کی گھبراہٹ ہے تو میں ضرور یہ نماز لمبی پڑھتا۔ پھر انہوں نے اپنے خدا سے دعا کرتے ہوئے یہ کہا کہ اے اللہ! ان کو ایک ایک کر کے ہلاک کر۔ جب ان کو شہید کرنے لگے اس وقت انہوں نے یہ بھی دعا کی کہ اے اللہ! ان کو ایک ایک کر کے ہلاک کر۔ پھر حضرت خُبَیبؓ نے یہ شعر بھی پڑھے کہ

وَلَسۡتُ اُبَالِیۡ حِیۡنَ اُقۡتَلُ مُسۡلِمًا — عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصۡرَعِیۡ
وَذَالِكَ فِیۡ ذَاتِ الۡاِلٰہِ وَاِنۡ یَّشَاۡ — یُبَارِكۡ عَلٰی اَوۡصَالِ شِلۡوٍ مُمَزَّعِ

کہ جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں مارا جا رہا ہوں مجھے پروا نہیں کہ کس کروٹ اللہ کی خاطر گروں گا اور میرا یہ گرنا اللہ کی ذات کے لیے ہے اور اگر وہ چاہے تو ٹکڑے کیے ہوئے جسم کے جوڑوں کو برکت دے سکتا ہے۔

علامہ حجر عسقلانی جو بخاری کے شارح ہیں وہ غزوۂ رجیع کے تحت ایک حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ حضرت خُبَیب نے شہادت کے وقت یہ دعا مانگی کہ اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا کہ اے اللہ! ان دشمنوں کی گنتی کو شمار کر رکھ۔ یہ جو میرے دشمن ہیں ان کو گنتی کر لے تاکہ ان سے بدلہ لے سکے اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُبْقِ مِنْهُمْ اَحَدًا اور انہیں چن چن کر قتل کر اور ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑ۔ (بخاری کتاب المغازی باب ھل یستاسر الرجل؟...... حدیث 3045)(فتح الباری شرح صحیح البخاری للامام ابن حجر عسقلانی جزء 7 صفحہ 488 قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

بہر حال انہوں نے نفل پڑھے اور آخر حارث کے بیٹے عُقبہ نے حضرت خُبَیب بن عدیؓ کو وہاں جا کے پھر خُبَیبؓ کو قتل کر دیا، شہید کر دیا اور ایک اَور روایت بخاری میں ہے اس کے مطابق حضرت خُبَیب کو ابوسَرْوَعَہ نے قتل کیا تھا اور یہ خُبَیب ہی تھے جنہوں نے ہر ایسے مسلمان کے لیے دو رکعت پڑھنے کی سنت قائم کی جو اس طرح باندھ کر مارا جائے۔

اللہ نے عاصم بن ثابتؓ کی دعا جس دن وہ شہید ہوئے وہ قبول فرمائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو بتایا جو پہلے ذکر ہو چکا ہے عاصم بن ثابتؓ نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر دے جو اس قافلے کے لیڈر تھے جن میں حضرت خُبَیبؓ بھی شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو بتایا کہ جو ان لوگوں کے ساتھ واقعہ ہوا ہے اور جو انہیں تکلیف پہنچی تھی اور جب کفارِ قریش کو بعض لوگوں نے بتایا کہ عاصمؓ قتل کیے گئے ہیں تو انہوں نے عاصمؓ کی طرف کچھ آدمیوں کو بھیجا کہ ان کی لاش میں سے ایسا حصہ لائیں کہ جس سے وہ پہچانے جائیں۔ عاصمؓ نے بدر کے دن ان کے بڑے بڑے لوگوں میں سے ایک شخص کو قتل کیا تھا تو عاصمؓ کی لاش پر بھڑوں کا ایک جھنڈ بھیجا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا جو سائبان کی طرح اس کے اوپر چھایا رہا اور ان کی لاش کو کفار کے بھیجے ہوئے آدمی کچھ نقصان نہ پہنچا سکے اور ان سے بچا لیا، وہ کوئی ٹکڑہ نہ کاٹ سکے۔

(صحیح البخاری کتاب المغازی باب غزوہ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونہ...... حدیث 4086-4087)

حضرت خُبَیبؓ کو جب شہید کیا جانے لگا تھا تو اُس وقت انہوں نے یہ بھی دعا مانگی کہ اے اللہ! میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک سلام پہنچا سکوں پس تو خود میری طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام پہنچا دے۔ جب حضرت خُبَیبؓ قتل کیے جانے کے لیے تختہ پر چڑھے تو پھر دعا کی۔ کہتے ہیں کہ ایک مشرک نے جب یہ دعا سنی کہ اَللّٰهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا یعنی اے اللہ! ان کی گنتی کو شمار کر رکھ اور ان کو چن چن کر قتل کر تو وہ خوف سے زمین پر لیٹ گیا۔ کہتے ہیں کہ ابھی ایک سال نہیں گزرا تھا کہ سوائے اس شخص کے جو زمین پر لیٹ گیا تھا حضرت خُبَیبؓ کے قتل میں شریک تمام لوگ زندہ نہ رہے، سب ختم ہو گئے۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ اس موقعے پر موجود تھا۔ جب میرے والد نے حضرت خُبَیب کی دعا سنی تو وہ مجھے زمین پر گرانے لگے۔ اَور بھی کچھ لوگ ہوں گے بہر حال پہلی روایت ہے، ایک دوسری روایت یہ بھی ہے۔ عُروہ بیان کرتے ہیں مشرکین میں سے جو اس موقعے پر موجود تھے ان میں ابو اِھَاب، اَخْنَس بن شُرَیق، عُبَیدہ بن حکیم اور امیہ بن عُتبہ شامل تھے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی خبر دی جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو بتایا۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ نے فرمایا، مجلس لگی ہوئی تھی بیٹھے ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا خُبَيْبُ کہ اے خُبَیب تجھ پر خدا کی سلامتی ہو اور قریش نے انہیں قتل کر دیا ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری للامام ابن حجر عسقلانی جزء 7 صفحہ 488 قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی حدیث نمبر 4086)

آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے سلام پہنچانے کا انتظام کر دیا۔ یہ شرح صحیح بخاری کی ہے اس میں یہ لکھا ہے۔

حضرت خُبَیبؓ کو جب شہید کر دیا گیا تو مشرکین نے ان کا چہرہ قبلے کے علاوہ دوسری طرف کر دیا لیکن ان مشرکین نے حضرت خُبَیبؓ کا چہرہ تھوڑی دیر بعد دوبارہ دیکھا تو وہ قبلہ رخ تھا۔ وہ لوگ بار بار حضرت خُبَیبؓ کے منہ کو دوسری طرف پھیرتے تھے لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکے چنانچہ مشرکین نے انہیں اسی حال پر چھوڑ دیا۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جزء 2 صفحہ 227 ''خُبَیب بن عدی'' دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

ایک اَور روایت میں یہ بھی ہے کہ قریش نے خُبَیبؓ کو ایک درخت کی شاخ سے لٹکا دیا اور پھر نیزوں کی چوکیں دے دے کر قتل کیا۔ اس مجمعے میں ایک شخص سعید بن عامر بھی شریک تھا۔ یہ شخص بعد میں مسلمان ہو گیا اور حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت تک اس کا یہ حال تھا کہ جب کبھی اسے خُبَیبؓ کا واقعہ یاد آتا تھا تو اس پر غشی طاری ہو جاتی تھی ظلم کرنے والوں میں یہ شامل تھا بعد میں مسلمان ہو گیا۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 515 تا 516)

ان کے حوالے سے کچھ واقعات اَور بھی ہیں۔ اب یہ آئندہ بیان ہوں گے۔

اس وقت ایک تو میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ شعبہ تاریخ احمدیت جو ہے انہوں نے اپنی ایک ویب سائٹ شروع کی ہے اور اردو اور انگریزی دونوں زبانوں پر مشتمل ہے جس میں تاریخ احمدیت اور سیرت و سوانح سے متعلق جماعتی جو طبع شدہ مواد ہے وہ دیا جا رہا ہے مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے احمدیت، اصحابِ احمد، شہدائے احمدیت، درویشانِ قادیان، مبلغین سلسلہ اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کی سیرت و سوانح سے متعلق کتب ہیں، مقالہ جات ہیں، مضامین ہیں، یادگار تصاویر ہیں، تاریخِ احمدیت کی جتنی جلدیں اب تک شائع ہو چکی ہیں وہ تمام جلدیں، ذیلی تنظیموں، ممالک اور شہروں کی جماعتی تاریخیں ہیں، بزرگان سلسلہ کی قلمی تحریرات ہیں، بعض تبرکات کی تصاویر ہیں، اخبارات اور رسائل کے اہم اور نادر تراشے ہیں۔ تحقیقی اور تاریخی مضامین دیے گئے ہیں، اہم جماعتی تقاریب اور جماعتی عمارات مثلاً مساجد اور مشن ہاؤسز، مرکزی ادارہ جات، تعلیمی ادارہ جات، ہسپتال، ڈسپنسریز، گیسٹ ہاؤسز وغیرہ کی تصاویر ہیں ان کا حتی الوسع تعارف دیا گیا ہے۔ یوٹیوب کے ایک ویڈیو چینل کے ذریعے ایم ٹی اے کی بعض نادر ڈاکیومنٹریز وغیرہ بھی دی گئی ہیں۔ اس ویب سائٹ میں جماعت احمدیہ کے ابتدا سے اب تک کے اہم تاریخی واقعات پر مشتمل timeline بھی دی جا رہی ہے۔ تو ان شاء اللہ جمعے کے بعد میں اس ویب سائٹ کو لانچ بھی کر دوں گا۔

دوسری ایک افسوسناک خبر ہے کہ ہمارے پرانے مشنری صفی الرحمٰن خورشید صاحب جو افریقہ میں بھی اور جگہوں پر بھی مبلغ رہے ہیں اور پھر نصرت آرٹ پریس کے مینیجر تھے۔ ابن حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری صاحب۔ 16 ستمبر کو 75 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کا میں جنازہ غائب ابھی پڑھاؤں گا۔

آپ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ صفی

الرحمٰن خورشید صاحب کے والد بھی واقفِ زندگی تھے اور حضرت مصلح موعودؓ کی ہدایت پر سندھ کی زمینوں پر انہوں نے خدمات انجام دیں۔ صفی الرحمٰن صاحب کی ابتدائی تعلیم ربوہ میں تھی۔ پھر ان کی والدہ نے ایک خواب دیکھی جس کی بنا پر 1961ء میں یہ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1970ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ پہلی بیوی سے ان کی ایک بیٹی اور دوسری بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ ان کی بیٹی بھی یہیں رہتی ہیں، روشن آرا، جمیل احمد صاحب کی اہلیہ ہیں۔ جامعہ پاس کرنے کے بعد صفی الرحمٰن صاحب کچھ عرصہ ربوہ میں مرکزی دفاتر میں رہے۔ اس کے بعد چکوال میں مربی رہے اور وہاں ایک سال تک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت حکیم عبداللہ صاحب کے ساتھ مل کر انہوں نے خدمت کی توفیق پائی۔

1972ء میں ان کو سیرالیون بھیج دیا گیا اور کہتے ہیں کہ افریقہ روانگی کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے یہ ہدایت فرمائی کہ افریقن سے محبت کرتے رہنا اور کہتے ہیں کہ اس نصیحت کو میں نے پلّے باندھا۔ پھر ایک دفعہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی نصرت کا اپنا ایک واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ سیرالیون میں دور دراز کے علاقے میں لمبا پیدل اور کشتی پر سفر کر کے شام کے وقت ایک آبادی میں پہنچے اور ایک بوڑھے افریقن احمدی بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہاں پہنچے تو گاؤں کا چیف وہاں موجود نہیں تھا لہٰذا ان کے جو اصول ہیں، روایات ہیں اس کے مطابق چیف امام کے پاس گئے۔ چیف امام نے بات سننے سے انکار کر دیا اور گاؤں سے نکال دیا۔ رات ہو رہی تھی، کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ واپس چل پڑے۔ تھوڑی دور گاؤں سے جنگل کا علاقہ شروع ہو جاتا تھا اور وہاں ایسا علاقہ تھا جہاں سمندر کی یا دریا کی، پانی کی لہریں بھی آ جایا کرتی تھیں۔ کہتے ہیں ہم چل رہے تھے، بڑے پریشان تھے تو ایسے وقت میں ایک طرف سے ایک آدمی نے آواز دی جو اونچی جگہ پر بیٹھا ہوا تھا اور پھر اس نے ہمیں اپنے جھونپڑے میں پناہ دے دی۔ کچھ دیر کے بعد پھر کچھ آوازیں آنا شروع ہوئیں، لوگ بلا رہے تھے ہمیں اور قریب آئے تو پتا لگا کہ کہہ رہے تھے کہ چیف امام نے تمہیں واپس بلایا ہے کیونکہ جب سے اس نے تمہیں نکالا ہے تمہارے جاتے ہی اس کے سر میں شدید درد شروع ہو گئی ہے۔ اس پر اس نے کہا ہے کہ بلا کے لاؤ شاید ان کی وجہ سے میرے سر میں درد ہے۔ بہرحال یہ واپس گئے، اس نے سارے گاؤں والوں کو جمع کیا اور کہتے ہیں وہاں رات کو ہم نے تبلیغ کی۔ دس بارہ لوگوں نے احمدیت قبول کر لی اور کہتے ہیں چیف امام کی سر درد کے لیے ہم نے سورۂ فاتحہ کا دَم کیا تو وہ بھی اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود ان کی رہائش کا بھی انتظام کر دیا اور نہ صرف یہ بلکہ بیعتیں بھی عطا فرما دیں۔

وہاں ان کو سیرالیون میں پرنٹنگ پریس جاری کرنے کا شروع کرنے کا بھی موقع ملا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وہاں خاص مشینیں بھجوائیں جو وہاں لگائی گئیں۔ اس زمانے میں پہلے وہاں پریس کامیاب نہیں ہو رہے تھے۔ بہرحال انہوں نے اس کو بڑی کامیابی سے چلایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس پریس کی وجہ سے ان کی کافی تعریف کیا کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد ان کا تقرر نائیجیریا میں ہو گیا۔ وہاں بھی انہوں نے جماعت کا پریس جاری کیا اور بڑی کامیابی سے چلایا بلکہ اس دوران میں ایک حادثہ بھی پیش آیا کہ کام کرتے کرتے پریس کی مشین میں آ کے ان کی ایک انگلی کٹ گئی، اور بڑا علاج کرایا لیکن ٹھیک نہیں ہوتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو جب پتا لگا تو آپؒ نے ان کو کہا کہ لندن آ کر علاج کرواؤ اور پھر اللہ کے فضل سے یہ ٹھیک بھی ہو گئی۔ پھر رقیم پریس جب یہاں قائم ہونا تھا۔ یہ یہاں تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا کہ تم یہاں پہ پریس لگانے کی کوشش کرو اور جو کمیٹی تشکیل دی اس میں مصطفیٰ ثابت صاحب اور مبارک ساقی صاحب بھی شامل تھے۔ اس میں ان کو بھی شامل کیا اور پھر یہاں اس وقت سے پریس بھی اللہ کے فضل سے چل رہا ہے۔

سترہ سال ان کو افریقہ کے ممالک میں سیرالیون اور نائیجیریا میں خدمت کی توفیق ملی۔ پھر 1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دورۂ افریقہ کے دوران ان کو فرمایا کہ کیمرون جاؤ، وہاں جماعت شروع کرو۔ چنانچہ بڑی مشکلوں سے ان کو ویزہ ملا۔ یہ وہاں گئے اور ایک ماہ تک کیمرون میں رہے اور وہاں تبلیغ کے مواقع بھی پیدا ہو گئے۔ ریڈیو پر آپ کے انٹرویو شائع ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورے کے دوران ایک خاندان نے بیعت کی توفیق بھی پائی۔ 1988ء میں یہ واپس پاکستان آ گئے۔ پھر لاہور میں بطور مربی خدمت کی توفیق پائی۔ یہاں بھی مختلف مواقع پر جلسے پہ آیا کرتے تھے۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں خدمات بجالاتے رہے مختلف۔ 1991ء سے نصرت آرٹ پریس کے مینیجر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پھر کچھ عرصے سے سٹروک (stroke) کی وجہ سے بیمار تھے تو انہوں نے ریٹائرمنٹ بھی لے لی۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے درجات بلند کرے اور ان کی ایک بیٹی ہے اس کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے، اہلیہ کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

نمازِ جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30/مئی 2019 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

☆مکرمہ افتخار مقبول قریشی صاحبہ

اہلیہ مکرم مقبول احمد قریشی صاحب (مرٹن پارک، یوکے)

28/مئی 2019ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم مرزا محمد صادق صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ آپ کے شوہر مکرم قریشی مقبول احمد صاحب کو لمبا عرصہ الفضل انٹرنیشنل اور ریویو آف ریلیجنز میں رضا کارانہ طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، مہمان نواز، غریب پرور، ملنسار، ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

نمازِ جنازہ غائب

(1) مکرم سلیم ناصر باجوہ صاحب

ابن مکرم چوہدری شیر محمد باجوہ صاحب (ڈیلس، امریکہ)

11/10 مئی 2019ء کی درمیانی رات کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے دادا محترم چوہدری علی بخش باجوہ صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے ذریعہ احمدیت قبول کی تھی۔ مرحوم نے جوانی میں ہانگ کانگ پولیس میں ملازمت کی۔ 1970ء اور 1978ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ساتھ افریقہ کے تاریخی دوروں پر جانے کی سعادت پائی۔ مرحوم بہت ملنسار، ہمدرد اور خلافت کے شیدائی تھے۔ تمام عمر اپنی اولاد کو بھی خلافت کی اطاعت کی تلقین کرتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ظہور احمد باجوہ صاحب (سابق صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان، ربوہ) کے بھائی تھے۔

(2) مکرم منور احمد خالد صاحب (ملائیشیا)

10/مئی 2019ء کو 57 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مجلس انصار اللہ ملائیشیا میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد، شفیق اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔ قرآن کریم سے عشق تھا اور روزانہ گھر پر قرآن کی آن لائن کلاسیں لیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب کا بھی مطالعہ کیا ہوا تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم محمد عامر علی صاحب

ابن مکرم مقصود احمد صاحب (طاہر آباد شرقی، ربوہ)

3/مارچ 2019ء کو 32 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، بہت شفیق، غریب پرور، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔

(4) مکرم منظور احمد صاحب (موسیٰ والا ضلع سیالکوٹ)

11/مئی 2019ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق حضرت حیات محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے تھا۔ مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند ایک نیک سیرت انسان تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اعجاز احمد صاحب (امیر ضلع سیالکوٹ) کے والد اور مکرم آصف اعجاز صاحب (مربی سلسلہ) کے دادا تھے۔

(5) مکرم ظہور احمد بھٹی صاحب (جرمنی)

6/مئی 2019ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا حضرت اللہ دتّہ صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم صاف دل، نہایت سادہ، درویش صفت اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور عقیدت تھی۔ مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ ستر کی دہائی میں طبیہ کالج ربوہ میں چند سال تدریس کی بھی توفیق پائی۔ بچوں کی تعلیم کے لیے گاؤں چھوڑ کر شہر میں رہائش اختیار کی۔ جہاں اپنے بچوں کے علاوہ رشتہ داروں کے کئی بچوں کو اپنے گھر میں رکھ کر تعلیم دلوائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب (مرکزی عربی ڈیسک، یوکے) کے سسر تھے۔

(6) مکرمہ امۃ الحئی یحییٰ صاحبہ

اہلیہ مکرم کیپٹن محمد اختر یحییٰ صاحب (یو ایس اے)

4/مئی 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی پوتی، حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی نواسی اور محترم میاں عبد السلام عمر صاحب کی بیٹی تھیں۔ کراچی کی جماعت میں لمبا عرصہ قرآن کریم پڑھانے کا کام کرتی رہیں۔ امریکہ آنے کے بعد کچھ عرصہ واشنگٹن ڈی سی میں سیکرٹری تربیت کا کام کیا۔ سسٹر سلمیٰ غنی صاحبہ کے دورِ صدارت میں لجنہ کی ایڈوائزر بھی رہیں۔ جب تک صحت رہی میری لینڈ اور ورجینیا میں بھی بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی رہیں۔ خلافت کے ساتھ بڑی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکۡتُبُوۡهُ (البقرہ:283)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت تک کیلئے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوۡا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (البقرہ:279)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی (جولائی 2019)

کیا ہی عمدہ تقریر تھی، حضور انور نے to the point بات کی، ایسی تقریر بہت کم سننے میں ملتی ہے

جلسہ میں شمولیت کے بعد یہ یقین ہو گیا ہے کہ عورت کو جو مقام اسلام دیتا ہے وہ دیگر مذاہب اور مغربی معاشرے سے بہت بلند ہے

حضور انور نہایت ذہین اور وسیع النظر انسان ہیں، آپ دُور اندیش ہیں، آپ کا خطاب اس کے مطابق تھا

عالمی بیعت ایک معجزہ ہے، جماعت میں باہمی محبت بہت زیادہ ہے، آپ لوگوں کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی ہے

مسلمانوں کو چاہئے کہ احمدیوں کا جو نظریہ ہے اس کو اپنائیں، ہم نے خلیفۃ المسیح کی تمام تقاریر سنی ہیں
ہم نے محسوس کیا ہے کہ جو خلیفۃ المسیح نے بیان کیا ہے وہ ساری دُنیا کو بتانے کی ضرورت ہے

حضور سے ملاقات کے بعد آپ کی سادگی اور ملنساری سے بے حد متاثر ہوئی ہوں اور فی الحقیقت آپ کی شخصیت کی قدر و منزلت جو میرا خیال تھا اس سے کہیں زیادہ ہے

میں بحیثیت ایک احمدی مسلمان سارا سال اس روحانی جلسہ کا بڑے اہتمام سے انتظار کرتا ہوں کیونکہ یہاں ایک حقیقی اخوت کی روح نظر آتی ہے جسے بیان کرنا ناممکن ہے، اس خالص اور فطری محبت کا اظہار تمام اراکین جماعت کی طرف سے ہوتا ہے، اس جلسہ میں آکر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا میں جنّت میں ہوں اور دُنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں، جلسہ ختم ہونے کے ساتھ ہی اگلے جلسہ کا بے صبری سے انتظار ہوتا ہے

آپ لوگوں کی مہمان نوازی لاجواب تھی، آپ لوگوں کے اللہ تعالیٰ پر مضبوط ایمان اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کام آپ سرانجام دے رہے ہیں
اس کو دیکھ کر میں بہت ہی خوش ہوا ہوں، امام جماعت احمدیہ کے خطابات عقل و فراست سے بھرے ہوئے تھے

مَیں مختلف تقریبات اور پروگراموں میں شامل ہوا ہوں، جو محبت اور انسانیت کا احترام
مساوات اور بھائی چارا یہاں جلسہ کے موقع پر دیکھا ہے ایسا کبھی بھی کہیں بھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا

مَیں نے آج تک کبھی ایسا منظم اور اعلیٰ پائے کا اجتماع نہیں دیکھا جس میں ہزاروں لوگ شریک ہوں اور ہر طرف محبت اور بھائی چارے کا اظہار ہو

احمدیت ایک بہت ہی متاثر کن انقلابی تحریک ہے، احمدیت آج اسلام کے دفاع میں سرفہرست دکھائی دیتی ہے

جلسہ سالانہ جرمنی پر آنے والے احمدی، غیر احمدی اور غیر مسلم معزز مہمانوں کے نہایت ایمان افروز تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

8 / جولائی 2019ء (بروز سوموار)

(بقیہ رپورٹ)

جارجیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

بعدازاں پروگرام کے مطابق جارجیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ امسال 85 / افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ رشیا کے کسی بھی ملک سے آنے والا یہ سب سے بڑا وفد تھا۔

وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ حضور انور نے جلسہ کے تین دنوں میں اپنے ایڈریسز میں جو پیغامات دیے ہیں ہم اس پر حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

☆ جارجیا سے ممبر پارلیمنٹ Sergio Rathiani بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ یہ ایک یونیورسٹی میں پروفیسر بھی ہیں۔ جواد احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ جارجیا نے بیان کیا کہ موصوف حضور انور کی غیر احمدی مہمانوں سے تقریر کے دوران خاکسار کو بار بار اشارہ کر کے کہہ رہے تھے کہ کیا ہی عمدہ تقریر ہے۔ کہتے ہیں کہ حضور انور نے to the point بات کی۔ انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا کہ ایسی تقریر بہت کم سننے میں ملتی ہے۔ یہی سیاستدان حضور انور کو ملنے کے بعد بہت خوش تھے اور بار بار اقرار کر رہے تھے کہ حضور انور کو چھوٹے سے ملک جارجیا کے بارے میں بھی بہت معلومات ہیں۔ کہتے ہیں کہ اسلام کا مطلب ہی امن ہے اور امن پھیلانا آپ کی جماعت کا اہم ترین مقصد ہے۔ بہت خوشی ہے کہ جماعت امن کے پیغام کو پھیلا رہی ہے۔ جماعت کی انتظامیہ اور مہمان نوازی بہت عمدہ تھی۔ کسی قسم کی کوئی بدنظمی نہیں اور ہر چیز اپنے معینہ وقت پر ہو رہی ہے۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ ہمیں خلیفۃ المسیح سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ انتظامیہ نے جلسہ کو بہت اچھا آرگنائز کیا تھا۔ ہر کام اپنے وقت پر ہو رہا تھا۔ بہت مؤثر پیغام تھا۔ اتحاد و سلامتی کا پیغام تھا۔ اسی کی ہمیں ضرورت ہے۔ 40 ہزار لوگ تھے لیکن سب میں مکمل اتحاد تھا۔ خواتین کا علیحدہ سیکشن تھا۔ بہت اچھا آرگنائز تھا۔ آج ہم نے سب کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ نوجوان نسل نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔

☆ جارجیا سے دو خواتین Laura Gamkrelitdze اور Lika صاحبہ دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہیں۔ اختتامی تقریب سے پہلے ان کی طبیعت خراب ہوگئی اور ہسپتال جانا پڑا۔ بیماری کی حالت میں جب پتہ چلا کہ سوموار کو جارجیا کے وفد کی حضور انور سے ملاقات ہے تو کہنے لگیں کہ وہ ضرور ملاقات کیلئے جائیں گی اور پھر کمزوری اور بیماری کے باوجود ملاقات کیلئے آئیں۔

یہ کہتی ہیں کہ جب وہ پہلی مرتبہ جلسہ پر آئیں تو بہت حیران ہوئیں اور اب ایک مرتبہ پھر شمولیت کے بعد یہ یقین ہو گیا ہے کہ عورت کو جو مقام اسلام دیتا ہے وہ دیگر مذاہب اور مغربی معاشرے سے بہت بلند ہے۔

☆ جارجیا کے وفد میں دینی علوم کی طالبہ Nanuka Zumbululidze بھی شامل تھیں۔ بیعت کی تقریب کے حوالہ سے یہ اپنے جذبات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ بیعت کی تقریب جذبات سے بھرپور تھی۔ مجھے مذہبی اتحاد کا ایک نظارہ دیکھنے کو ملا اور معلوم ہوا کہ کس طرح مختلف رنگ و نسل کے لوگ امن کے ساتھ اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ میں دینی علم حاصل کر رہی ہوں۔ جلسہ پر پہلی مرتبہ آئی ہوں اور میرا یقین ہے کہ یہ جلسہ امن کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ کانفرنس میں بہت سے لوگوں سے ملا ہوں۔ سب ہی بہت خوش تھے۔ خلیفۃ المسیح نے امن پر بات کی اور امن کے پیغامات دیے۔ ہم نے جلسہ میں دیکھا کہ لوگ اپنے ایمان میں، روحانیت میں بڑھ رہے ہیں۔ ہر احمدی امن کے قیام کے لیے کوشاں نظر آیا۔ موصوف نے آخر پر دعا کی درخوست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے تبصرہ کا شکریہ۔ جزاک اللہ۔

☆ ایک مہمان خاتون نے عرض کیا کہ میں نے اسلام کے بارہ میں بہت لکھا ہے۔ میں نے ''اسلام

میں عورت کے مقام'' پر بہت ریسرچ کی ہے۔ اور میں نے کئی کانفرنسز attend کی ہیں۔ یہاں کے تین دن میرے لئے بہت متاثر کن تھے۔ حضورانور کے خطابات نے بہت اثر ڈالا ہے۔ عورتوں کی طرف بھی سب کچھ بہت اچھا تھا۔ میں نے بہت سے سوالات کیے جن کے جوابات مجھے دیے گئے۔

حضورانور نے فرمایا کہ آپ ہمارا لٹریچر پڑھیں، یوکے میں ایک پروفیسر اپنے آپ کو اسلام پر authentic سمجھتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ نے اسلامی تعلیمات پڑھی ہیں؟ کیا آپ نے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھی ہے اور اس طرح دیگر کتب پڑھی ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں پڑھیں۔ اس پر میں نے اس کو کہا کہ آپ کو اسلام کا پوری طرح پتہ نہیں ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد دوبارہ ملا تو بتایا کہ میں نے اسلام کے حوالہ سے کافی پڑھا ہے۔ اب میں اسلام پر ایک chapter نہیں بلکہ پوری کتاب لکھوں گا اور قادیان اور ربوہ بھی جاؤں گا۔ چنانچہ اس نے Islam in British Empire کے عنوان سے کتاب لکھی۔

حضورانور نے موصوفہ مہمان خاتون سے فرمایا کہ آپ بھی جماعت کے لٹریچر کا مکمل گہرائی سے مطالعہ کریں۔ حضورانور نے فرمایا کہ ہمارا کام مشنری ورک ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایک ریفارمر، ایک مصلح مسیح اور مہدی کے نام کیساتھ آئے گا اور وہ آنے والا موسوی مسیح کے قدموں پر آئے گا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق چودہویں صدی میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیان میں مبعوث ہوئے اور اسلامی تعلیمات کا احیائے نو کیا اور ساری دنیا کے سامنے اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیمات پیش کیں۔

حضورانور نے فرمایا: ہم اس وقت ساری دنیا میں، جارجیا میں، یورپ میں، افریقہ، امریکہ، ایشیا، آسٹریا اور جزائر میں اسلام کی حقیقی تعلیمات پھیلا رہے ہیں۔ جو چاہے قبول کرے جو چاہے نہ کرے۔ ہمارا پیغام کھلا ہے، ظاہر ہے۔ اگر کوئی قبول کرے تو ٹھیک ہے اگر نہ بھی کرے تب بھی ہم بحیثیت انسان اسکو خوش آمدید کہیں گے۔ خواہ اسکا کوئی بھی مذہب ہو۔

☆ مشرقی علوم کے طالبِ علم Giga Gigauri بھی اس وفد میں شامل تھے۔ یہ کہتے ہیں: لوگ بہت ہمدرد تھے جس کی وجہ سے میں یہاں ہوں۔ بیعت کی تقریب کو میں ایک زائر کے طور پر دیکھ رہا تھا۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں اپنے جذبات کا اظہار کرسکوں۔ لوگوں کا اس رنگ میں اکٹھا ہونا ایک شاندار امر ہے۔

☆ ایک فلاحی ادارے سے منسلک وکیل Mary بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ کا مقصد امن کا قیام اور ایک دوسرے کے ساتھ رواداری اور بھائی چارہ کے ساتھ رہنا ہے۔ اسی وجہ سے یہ جماعت آگے بڑھ رہی ہے۔ یہ وہ چیزیں ہیں جو دیگر جماعتوں میں دیکھنے کو نہیں ملتیں۔ نظر آتا ہے کہ یہ جماعت سخت محنت کر رہی ہے اور کامیابی حاصل کر رہی ہے۔

☆ جارجیا سے ایک غیر مسلم مہمان نے عرض کیا: مجھے جلسہ پر بہت سے لوگوں کے ساتھ بات کرنے کا موقع ملا۔ میں بہت خوش ہوں کہ میرے بہت سے نئے دوست بنے ہیں۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں جارجیا میں مسلم کمیونٹی کا ممبر ہوں اور وہاں امام بھی ہوں۔ یہاں کا ہر انتظام بہت اچھا تھا۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: یہاں کوئی پولیس نہ تھی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ مسلمان جب بڑی تعداد میں جمع ہوں تو پُرامن ہوکر اکٹھے نہیں بیٹھ سکتے لیکن یہاں چالیس ہزار لوگ بڑے پُرامن طریقے سے بیٹھے تھے۔

موصوف نے عرض کیا کہ جلسہ کے انتظامات کا بہت اعلیٰ معیار تھا۔ بڑا اچھا انتظام تھا۔ حضورانور نے فرمایا کہ ہمارا مشن یہ ہے کہ سب ایک بھائی کی طرح رہیں۔ امن وسلامتی ہو اور اس کیلئے ہم کوشاں ہیں۔ احمدیہ کمیونٹی اس پر کام کر رہی ہے۔

☆ ایک اور خاتون وکیل Salome بھی جارجیا کے وفد میں شامل تھیں۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے خوشی ہے کہ اس تقریب میں مختلف ملکوں سے مقررین شامل ہوئے اور مجھے خوشی ہے کہ ایک مقرر جارجیا کے سیاستدان تھے جس سے جارجیا کی نمائندگی ہوئی۔

☆ ایک خاتون نے کہا: میں اور میرے کچھ ساتھی خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Islam's Response to Contemporary Issues کا جارجین زبان میں ترجمہ کریں گے اور اس کے بعد ایک کانفرنس مقرر کرکے اس کتاب کا تعارف کروائیں گے اور جماعت احمدیہ کے عقائد اور تعلیمات پر تبادلہ خیال کروائیں گے۔

☆ ایک خاتون Nana Kurdiani صاحبہ نے عرض کیا: میں نہ تو مسلمان ہوں اور نہ ہی عیسائی ہوں لیکن اس جلسہ پر آنے کے بعد میں اپنے آپ کو اسلام کی طرف جھکا ہوا دیکھتی ہوں۔ میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ میں اپنے مذہب کے بارے میں کچھ فیصلہ کروں۔

☆ ایک اور خاتون نے حضورانور کے خطاب کے حوالہ سے عرض کیا: میں اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ حضورانور نہایت ذہین اور وسیع النظر انسان ہیں۔ آپ دور اندیش ہیں اور اُسکے مطابق آپ تیاری کرتے ہیں۔

☆ ایک فلاحی ادارے کے چیئر مین Besso صاحب نے بیان کیا: بہت سے احمدی احباب سے بات کرنے کا موقع ملا اور میں نے اس بات چیت میں یہ جائزہ لینے کی کوشش کی کہ یہ جماعت کس قدر مذہبی رواداری کا خیال رکھنے والی ہے۔ اس غرض سے دو احمدیوں سے بات چیت کے دوران میں نے انہیں اچانک بتایا کہ میں مسلمان نہیں ہوں بلکہ عیسائی ہوں۔ میرا خیال تھا کہ یہ جان کر ان لوگوں کا رویہ بدل جائے گا۔ لیکن میں بہت حیران ہوا کہ احمدی دوست جس طرح پہلے خوش اخلاقی سے بات کر رہے تھے اُسی طرح اپنے اخلاق کا اظہار کرتے رہے اور کسی قسم کے تعصب کا اظہار نہیں کیا۔

☆ گزشتہ سال جارجیا کی یونیورسٹی کے پانچ طلبہ وطالبات جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے۔ امسال بھی یہ لوگ جلسہ میں شریک تھے۔ انہوں نے بیان کیا: ہمیں ایسا لگا جیسے ہم دوبارہ اپنی فیملی کے پاس واپس آگئے ہیں۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ پر جب یہ طلباء تشریف لائے تھے تو ہر ایک نے اپنے لیے ایک موضوع مقرر کیا تھا جس پر جلسہ سالانہ جرمنی کے دوران انہوں نے تحقیق کرنی تھی۔ مثلاً اسلام میں عورت کے حقوق وغیرہ۔ جلسہ سے واپس جانے کے بعد انہوں نے اسلام سے متعلق ان موضوعات پر مربی صاحب کی موجودگی میں یونیورسٹی میں ایک تفصیلی پروگرام منعقد کیا۔

☆ جارجیا سے آنے والے ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں ایران سے ہوں۔ میری بیک گراؤنڈ شیعہ ہے۔ کانفرنس میں خلیفۃ المسیح نے جو بھی فرمایا ہے میں ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: قرآن کریم کہتا ہے کہ لَاۤ اِکۡرَاہَ فِی الدِّیۡنِ کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔

حضورانور نے فرمایا: مسلمان پُرامن ہیں اور ہم سب پر اسلام کا حقیقی پیغام پھیلانا فرض ہے۔ قرآن کریم نے سب مذاہب کو ایک ہی بات پر اکٹھا ہونے کا پیغام دیا ہے۔ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۢ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ یعنی ایسے پوائنٹ پر اکٹھے ہوجاؤ جو سب میں مشترکہ ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اسلام میں 73 فرقے ہیں۔ یہودیت میں بھی فرقے ہیں۔ شیعہ لوگ ہیں، ان کے آگے اپنے کئی فرقے ہیں تو اس طرح مذاہب آگے بٹے ہوئے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: آسٹریلیا میں ایک جگہ ایک میٹنگ تھی۔ وہاں عیسائی چرچ کے لوگوں سے اسلام کے فرقوں کے حوالہ سے بات ہوئی تو ایک دوست کہنے لگے کہ ہم تین مختلف چرچز کے لوگ یہاں بیٹھے ہیں۔ یہاں ہم ایک ہیں لیکن باہر جاکر ہم علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔

حضورانور نے فرمایا کہ اگر آپ انسانی اقدار کو سمجھیں گے اور ایک دوسرے کی قدروں کو سمجھیں گے تو تب خدا تعالیٰ کو بھی پہنچانیں گے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ میں حضورانور کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں۔

☆ جارجیا کے ایک غیر مسلم مہمان نے اِس بات کا اظہار کیا کہ وہ ایشین لوگوں اور خصوصاً مسلمانوں سے خوف رکھتے تھے اور یہ اُمید نہیں رکھتے تھے کہ یہاں لوگ اس قدر پُرامن اور مہمان نواز ہونگے۔ یہ کہتے ہیں کہ رَش میں بھی لوگوں کو ایک دوسرے کو دھکیلتے ہوئے یا ایک دوسرے پر چلاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ انہی اخلاق کی بدولت آپ کی جماعت اس قدر مضبوط ہے۔

☆ جارجیا سے یونیورسٹی کا ایک طالبِ علم Georgio Rashwadze بھی جلسہ میں شریک ہوا۔ یہ ایک امام کا بھتیجا ہے، جو کہ گزشتہ سال جلسہ میں شریک ہوئے تھے۔ ان امام صاحب نے جلسہ سے واپس جاکر جلسہ پر جانے کی تلقین کی۔ یہ طالبِ علم کہتے ہیں کہ میں برائے نام مسلمان ہوں لیکن اب جلسہ پر شامل ہوکر امام جماعت احمدیہ کی محبّت کو دیکھ کر میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں مزید مطالعہ کروں گا۔

جلسہ پر ان کا موبائل گم ہوگیا تھا۔ جب فون کیا تو کسی احمدی نے اُٹھایا اور پھر اس طرح موبائل واپس مل گیا۔ جسکا ان پر بہت اچھا اثر پڑا کہ وہ اس جماعت میں ہر طرح محفوظ ہیں۔

☆ جارجیا سے ایک وکیل اور یونیورسٹی لیکچرار Temor Shengelaya پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے اور بہت متاثر ہوئے۔ بیعت کی تقریب کے بعد بار بار کہتے رہے کہ یہ ایک معجزہ ہے، یہ ایک معجزہ ہے۔ کہنے لگے کہ جماعت میں باہمی محبت بہت زیادہ ہے۔ بالخصوص میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ آپ لوگوں کے چہروں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں بھی جارجیا میں ایک مسجد کا امام ہوں۔ جارجیا میں بہت سی قومیں آباد ہیں۔ میرا تعلق آذر بائیجان سے ہے۔ ہمارا جو اسلام ہے وہ باقیوں سے مختلف ہے۔ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ آج کل مسلمانوں کے جو حالات ہیں وہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ احمدیوں کا جو نظریہ ہے اسکو اپنایا جائے۔ آج کل radicalism اور extremism بڑھ گئی ہے۔ ان حالات میں احمدی جو کانفرنسز منعقد کرتے ہیں ان کی ضرورت دنیا میں اور زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ہم نے خلیفۃ المسیح کی تمام تقاریر سنی ہیں۔ ہم نے محسوس کیا ہے کہ جو خلیفۃ المسیح نے بیان کیا ہے وہ ساری دنیا کو بتانے کی ضرورت ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا ہم صرف ایک اُس

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
''دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر روز نیکیوں میں ترقی کرے''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/دسمبر 2017)
طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
''دعاؤں کی قبولیت کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ سب ذاتی رنجشوں اور کدورتوں کو بھلا دیا جائے''
(خطبہ جمعہ فرمودہ 29/دسمبر 2017)
طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

اسلام کو جانتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر قرآن کریم کی صورت میں اتارا۔ ہم اس اسلام کو جانتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی سنت اور احادیث اور روایات سے ثابت ہے۔ ہمارے نزدیک تو اصل اور حقیقی اسلام یہی ہے۔ اسکے علاوہ کوئی دوسرا اسلام نہیں۔ باقی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی فرقے بنے ہوئے ہیں۔ حقیقت میں اسلام یہ ہے کہ ایک خدا، ایک نبی اور ایک قرآن کو ماننا اور اس کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کامل شریعت کیلئے آنحضرت ﷺ کو بھیجا اور آپ پر یہ شریعت کامل ہوئی۔ بعد میں ایک تاریک دور میں بگاڑ پیدا ہوا۔ پھر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آپ ﷺ کی غلامی میں اس آخری زمانہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تاکہ آپ اسلام کی تعلیم کا احیائے نو کریں اور دنیا کو بتائیں کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کرنے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دنیا کو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم سے روشناس کیا۔

حضور انور نے فرمایا: ہماری دعا ہے کہ اللہ کرے کہ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان لے اور لوگ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ حضور انور نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ جارجیا میں فرقے شیعہ، سنی وغیرہ بڑے آرام سے امن سے رہتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ جارجیا میں فرقے امن سے رہتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہم کسی سے دشمنی، نفرت نہیں رکھتے۔ ہماری ہر چیز کھلی ہے۔ محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں۔ ہم سب سے محبت رکھتے ہیں۔ کسی سے انتقام نہیں لینا، کسی کا برا نہیں چاہنا، کسی کو تکلیف نہیں پہنچانا۔ اگر یہ ہوگا تو پھر معاشرہ میں امن ہوگا اور سب امن سے رہیں گے۔ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کریں گے۔ یہ صرف سمجھنے والی بات ہے۔ اگر آپ امن سے رہنا چاہتے ہیں تو رہ سکتے ہیں جیسے جارجیا میں رہ رہے ہیں۔

جارجیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات 12 بجکر 5 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

البانین وفد کی حضور انور سے ملاقات

اسکے بعد پروگرام کے مطابق ملک (Albania) البانیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

البانیا سے 26/افراد پر مشتمل وفد بذریعہ بس 2 ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے جلسہ میں شامل ہوا۔ اس وفد میں 14 مرد اور 12 خواتین تھیں جن میں آٹھ احمدی احباب اور باقی زیر تبلیغ احباب تھے۔ ان میں سے دو احباب جلسہ کے آخری دن بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔ سب سے پہلے تمام مہمانوں نے اپنا تعارف کروایا۔

☆ ایک نومبائع Pellumb Beja (پِلُّومب بے یا) صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے بیعت کرنے کی کیا وجہ بنی؟ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ میں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی اور جماعت میں داخل ہونے کی سعادت پائی اور اس کیلئے میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھے احمدیت میں آنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میری بیعت کی وجہ یہ بنی کہ شک سے یقین کی طرف اور اندھیرے سے نور کی طرف سفر کرنے سے احمدی ہوا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا بے حد شکرگزار ہوں۔ ایک سال قبل میں ایمان سے خالی تھا۔ اس سال اللہ تعالیٰ نے مجھے ایمان کی دولت نصیب فرمائی ہے۔ میری پیدائش اور پرورش مکمل لامذہب ماحول میں ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور حضور انور سے ملاقات کے ذریعہ مجھے ایمان سے آراستہ کیا۔

☆ ایک مہمان (Besim Gjozi) بیسِم جوزی صاحب نے عرض کیا: میں ایک دن قبل یعنی جلسہ کے آخری روز ہی بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوا ہوں اور اس کیلئے میں اللہ تعالیٰ کا بہت شکرگزار ہوں۔ پہلے میں عملی طور پر مسلمان نہ تھا۔ کل میں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ اسلام کے تمام احکامات کی پابندی اپنے اوپر لازم کروں گا۔ خدا کا شکر ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا ممبر بن گیا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ آمین

☆ ایک مہمان (Sinan Breshanaj) سِنَان بڑے شانائے صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میرے جماعت میں شامل ہونے کا سبب چند سال قبل حضور انور سے ملاقات تھی۔ جس کے بعد میں ہر سال جرمنی کے جلسہ میں شامل ہوتا ہوں۔ میں نے چند سال قبل حضور سے اپنے نواسوں کے لئے دعا کی درخواست کی تھی اور گھر واپس پہنچنے سے قبل ہی اللہ تعالیٰ نے میرے نواسوں کی سکالرشپ کے سامان فرمائے۔ یہ میرے ازدیاد ایمان کا باعث بنا۔

☆ ایک احمدی دوست (Bekim Bici) بیکِم بیتسِی صاحب نے بیان کیا: میں نے 2004ء میں بیعت کی۔ جرنلزم میں گریجوایشن میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی اور اس بنا پر 2016ء کے جلسہ سالانہ پر حضور انور کے دست مبارک سے میڈل حاصل کرنے کی بھی سعادت پائی۔ اسکے بعد میں نے البانیا میں بعض آن لائن اخباروں میں بطور صحافی کام کیا۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ جرمنی پر آنے کیلئے جب میں نے چھٹی کی درخواست دی تو منظور نہیں ہوئی۔ اس پر میں نے کام سے استعفیٰ دے دیا کیونکہ میں اس جلسہ سالانہ سے غیر حاضر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دن میرے لیے دوسرے میڈیا کمپنی میں کام دلا دیا جہاں پر یہ شرط بھی منظور کر لی گئی کہ میں اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو کر واپس آنے کے بعد کام شروع کر سکتا ہوں۔ اسی طرح اس سال بھی مجھے صرف 4 ماہ ہوئے تھے کہ ایک آن لائن اخبار میں کام کر رہا تھا، کمپنی کے قوانین کے مطابق پہلے 6 ماہ میں چھٹی نہیں لے سکتا تھا۔ پھر بھی میں نے جلسہ کیلئے چھٹی کی درخواست دی جو منظور نہیں ہوئی۔ میں نے کام سے استعفیٰ دے دیا اور اسی دن مجھے تین اور کمپنیوں کی طرف سے کام کی آفر ملی۔ چنانچہ میں نے ایک جگہ پر اس شرط کے ساتھ قبول کیا کہ میں جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہو کر واپس آنے کے بعد کام شروع کروں گا۔ اب میں نے 16 جولائی سے نئے کام پر جانا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔‘‘

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میری والدہ بیمار ہیں ان کی صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ انہوں نے بھی بیعت کی ہوئی ہے۔ والد صاحب بھی بیمار ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔‘‘

☆ پھر شادیوں کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ لڑکوں کی شادیاں ہو جاتی ہیں، لڑکیوں کی زیادہ فکر ہوتی ہے۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ کچھ نوجوان ہمارے زیرِ تبلیغ ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دعا کرتے رہیں۔ کوشش کرتے رہیں۔ انشاء اللہ قریب آجائیں گے۔

☆ ایک مہمان نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ ہمارے دوست احبابِ جماعت فعال ہو جائیں۔ اکتوبر میں ہمارا جلسہ سالانہ ہے۔ اس کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ہمارے جلسہ پر 350 کے قریب لوگ آتے ہیں۔

☆ ایک دوست نے اپنے بھائی کیلئے دعا کی درخواست کی کہ اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں رہتا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔‘‘

☆ ایک احمدی دوست Gëzim Muzhaqi (گزِیم مُزَاچِی) صاحب جن کا تعلق لامذہب سوسائٹی سے تھا ان کا چند سال قبل جماعت سے رابطہ ہوا۔ مذہب اور خصوصاً اسلام سے متعلق جو دلائل جماعت احمدیہ دیتی ہے وہ انہیں بہت معقول لگے اور پسند آئے۔ اس سے قبل مولویوں کی کہانیوں کی وجہ سے ان کا دل مذہب سے بے زار تھا۔ چنانچہ چند سال قبل انہوں نے بیعت کی اور اب آہستہ آہستہ اسلامی شعار کی پابندی کر رہے ہیں۔ موصوف نے عرض کیا: اس دفعہ جلسہ سالانہ مجھے بہت خاص لگا۔ انتظامات اور مہمان نوازی ہر سال کی طرح نہایت ہی اعلیٰ تھے۔ حضور انور کا لجنہ سے خطاب اور اختتامی خطاب بہت اچھا لگا۔ عورتوں سے خطاب فرماتے ہوئے جو پیغام حضور انور نے مردوں کو دیا وہ بھی بہت اعلیٰ تھا۔

☆ ایک مہمان خاتون Blertina Koka (بلیرٹِینا کوکا) صاحبہ نے اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا: میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ میں نے البانین زبان میں ماسٹرز کیا ہے اور جماعت کی البانین website کیلئے حضور انور کے خطابات کے بعض حصوں اور پریس ریلیز کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ اب تک میرا حضور سے محض غائبانہ تعارف تھا اور حضور کی امن سے متعلق کوششیں اور پیغامات پڑھ کر متاثر ہوئی تھی۔ لیکن آپ سے ملاقات کے بعد آپ کی سادگی اور ملنساری سے بے حد متاثر ہوئی ہوں اور فی الحقیقت آپ کی شخصیت کی قدر و منزلت آپ سے متعلق جو میرا خیال تھا اس سے کہیں زیادہ ہے۔ میں آپ کی بہت شکرگزار ہوں۔

☆ ایک اور احمدی خاتون Xhensila Kadriu (جینسیلا کادری اُو) صاحبہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں بھی جلسہ میں پہلی بار آئی ہوں۔ میرے والد صاحب ہر سال جلسہ پر آتے ہیں، لیکن اس بار صحت کی خرابی کی وجہ سے نہیں آسکے۔ البانین قوم مہمان نوازی کے لئے مشہور ہے۔ لیکن یہاں آکر پتہ چلا کہ مہمان نوازی کے اس سے اعلیٰ معیار بھی ہوتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے البانیا سے جرمنی کا مقابلہ کرا دیا ہے۔ اب تو جرمنی والوں کو اور بھی اچھا معیار کرنا پڑے گا۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ مجھے یہاں جلسہ پر چھ مرتبہ آنے کا موقع ملا ہے۔ میں پہلی دفعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی وجہ سے احمدی بنا تھا۔ خدا تعالیٰ حضور انور کا مددگار رہو۔ میرے لئے دعا کریں۔ میں بوڑھا ہوں۔ پتہ نہیں اگلے سال رہوں یا نہ رہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ بوڑھے نہیں لگتے۔ خدا تعالیٰ آپ کو صحت دے، زندگی دے۔

☆ ایک دوست نے عرض کیا کہ البانیا میں مربی اکیلا ہے۔ کام بہت زیادہ ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ جماعت بنائیں، جماعت کی تعداد بڑھائیں۔ اب یہ آپ لوگوں کیلئے چیلنج ہے۔

☆ ایک مہمان اِلیِر چُولانجی (ILIR CYLANDJI) صاحب جو کہ البانین ہیں لیکن جرمنی میں مقیم ہیں انہوں نے بیان کیا: جلسہ سالانہ ہر

حدیث نبوی ﷺ

اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں

(صحیح بخاری، کتاب البیوع)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور انکی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو

(ابن ماجہ، کتاب الادب)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

احمدی مسلمان کیلئے ایک عظیم الشان روحانی اجتماع ہے، جس میں افرادِ جماعت کے علاوہ دیگر مذاہب اور قوموں سے تعلق رکھنے والے افراد کی بھی ایک بڑی تعداد شامل ہوتی ہے۔ جلسہ سالانہ میں شامل ہوکر اُنہیں جہاں اسلام کی بنیادی تعلیمات سے تعارف حاصل ہوتا ہے، وہیں جماعت احمدیہ میں قائم نظامِ خلافت کے ذریعہ اِن خوبصورت تعلیمات کا عملی نمونہ دیکھنے کا بھی تجربہ ہوتا ہے۔ اِن تین دنوں کے دَوران مردوں اور خواتین کے جلسہ گاہ میں مختلف اجلاسات کا انعقاد ہوتا ہے جس میں موجودہ زمانہ کے تغیرات اور چیلنجز کے بالمقابل اسلام کی خوبصورت تعلیمات کو پیش کیا جاتا ہے۔

میں بحیثیت ایک احمدی مسلمان سارا سال اِس روحانی جلسہ کا بڑے اہتمام سے انتظار کرتا ہوں کیونکہ یہاں ایک حقیقی اخوت کی روح نظر آتی ہے، جسے بیان کرنا ناممکن ہے۔ اس خالص اور فطری محبت کا اظہار تمام اراکین جماعت کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس جلسہ میں آکر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا میں جنّت میں ہوں اور دُنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں۔ جلسہ ختم ہونے کے ساتھ ہی اگلے جلسہ کا بے صبری سے انتظار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو اپنے بے شمار فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

☆ جرمنی میں مقیم ایک اور البانین دوست سکندر مفتاری Skënder Myftari صاحب نے بیان کیا: جلسہ سالانہ میرے لیے غیر معمولی خوشی اور فرحت کا سامان لے کر آتا ہے کیونکہ اس میں ہمیں پیارے حضور سے ملاقات کا موقعہ ملتا ہے، نیز آپ کے پیچھے نمازیں پڑھنے اور آپ کے خطابات سننے کا موقعہ ملتا ہے۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے تشریف لانے والے احمدی بھائیوں سے ملاقات ہوجاتی ہے۔

☆ البانیا کے ایک دوست ہائری تُربیتاری صاحب (Hairi Turbetari) نے عرض کیا کہ مجھے اس بات کی انتہائی مسرت اور خوشی ہے کہ مَیں اس جماعت کا حصہ ہوں۔ مجھے بیعت کیے ہوئے تقریباً پانچ سال ہو چکے ہیں، اور ہر سال جلسہ پر آنے سے ضرور بہت کچھ نیا سیکھنے کو ملتا ہے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں جماعت احمدیہ کا حصہ ہوں۔ میری یہی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس بابرکت جماعت کا حصہ بنائے۔ آمین۔

☆ ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ یہ میرے لئے بہت بڑی سعادت ہے کہ میں نے احمدیت قبول کی ہے۔ کئی دفعہ مجھے خیال آتا ہے کہ اسلام کے لیے بڑا آدمی بنوں۔ اس پر حضورانور نے فرمایا کہ تبلیغ کرتے رہیں۔ پانچوں وقت کی نمازیں پڑھیں، آپ بڑے آدمی بن جائیں گے۔

البانین وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 12 بجکر 30 منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

لٹویا کے وفد کی حضورانور سے ملاقات

بعدازاں ملک لٹویا سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

☆ ایک مہمان فخر الدین صاحب نے عرض کیا: ہم بہت زیادہ خوش ہیں۔ جس قدر احترام اور عزت و محبت کے ساتھ ہمارا استقبال کیا گیا ہے یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ آپ لوگوں کی مہمان نوازی لاجواب تھی۔ آپ لوگوں کے اللہ تعالیٰ پر مضبوط ایمان اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو کام آپ سرانجام دے رہے ہیں اس کو دیکھ کر میں بہت ہی خوش ہوا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات مجھے بہت ہی پسند آئے۔ امام جماعت احمدیہ کے خطابات عقل و فراست سے بھرے ہوئے تھے۔ اسکے علاوہ یورپ کے مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کا اس قدر عزت و اکرام کرنا ایک الگ ہی چیز تھی۔ ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایسا بھی ہوسکتا ہے۔ اس کیلئے ہم جماعت احمدیہ کے بے حد ممنون ہیں۔ جو مساجد جرمنی میں جماعت نے تعمیر کی ہیں وہ بہت ہی خوبصورت ہیں۔ سب مساجد کو تو ہم نہیں دیکھ سکے مگر یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اس مسجد (سبحان) سے بھی زیادہ خوبصورت ہوں گی۔ ایک دفعہ پھر ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اُن خدمات کا اجرِ عظیم عطا فرمائے جو آپ لوگ بجالا رہے ہیں یہ خدمات دیکھ کر ہمیں بھی بہت خوشی ہوئی ہے۔

☆ ایک اور دوست ہمایوں صاحب نے کہا: مجھے سب کچھ بہت پسند آیا ہے۔ جلسہ کی انتظامیہ نے مہمانوں کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کیا ہے۔ پروگرام بھی بہت ہی اعلیٰ رنگ میں سرانجام پائے۔ ٹرانسپورٹ کے شعبہ نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے تاثرات بہت ہی مثبت ہیں۔ خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہمارے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

☆ ایک مہمان بیک تاش (Bektash) صاحب نے بیان کیا: مجھے یہ جلسہ بہت ہی پسند آیا ہے۔ خاص طور پر مجھے وہاں خدمت کرنے والے کارکنان کا رویہ اور سلوک بہت ہی اچھا لگا۔ ہم نے تقاریر بھی سنی ہیں۔ مجھے سب تقاریر بہت پسند آئی ہیں۔ اس جلسہ میں 43000 ہزار سے زائد لوگ آئے ہوئے تھے۔ سب نے ہمارے ساتھ بہت ہی پیار و محبت کا سلوک کیا ہے۔ خلیفۃ المسیح سے ملاقات بھی بہت اچھی رہی۔ ہمیں جلسہ کی دعوت دینے کا بہت شکریہ۔

☆ جلسہ میں شامل ہونے والے ایک مہمان جہانگیر صاحب نے بیان کیا: مجھے ایئرپورٹ پر استقبال اور پھر وہاں سے مسجد ''سبحان'' میں لے جانا بہت اچھا لگا۔ مسجد بھی نئی اور بہت ہی خوبصورت تعمیر کی گئی ہے۔ مہمانوں کا استقبال اور ہوٹل میں قیام وغیرہ سب کچھ ہی بہت عمدہ تھا۔ سچی بات یہ ہے کہ کوئی بھی کمی نہیں تھی۔ یہ تعریف نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے جو میں عرض کر رہا ہوں۔ تقاریر بہت ہی اچھی تھیں۔ اسلام کو بہت ہی خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ کارکنان جلسہ کا رویہ بہت اچھا تھا۔ ان کے چہروں پر مسکراہٹ تھی اور وہ بات کو اچھی طرح سمجھاتے تھے بلکہ بعض اوقات ساتھ جا کر متعلقہ جگہ پر چھوڑ آتے تھے۔ ڈیوٹی والے سب افراد مسکرا کر ملتے تھے۔ کارکنان کی خدمات بہت ہی قابل تعریف ہیں۔ مجھے کوئی کمی نظر نہیں آئی۔ سب باتوں کو تو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ جلسہ میں بے شمار اہم اور مفید باتیں بیان کی گئی ہیں۔ لوگ بہت سے ممالک سے آئے ہوئے تھے ان سے بھی میل ملاقات کا موقع ملا اور بات چیت ہوئی۔ آنے والے سب لوگوں کے تاثرات بہت ہی اچھے تھے۔ میں بہت خوش ہوں۔ اس جلسہ سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔

☆ ایک مہمان برات (Barot) صاحب نے کہا: میرے تاثرات بہت ہی مثبت ہیں۔ سب سے پہلے اگر انتظامات کی بات کی جائے تو وہ بہت ہی اعلیٰ تھے۔ ایئرپورٹ سے مسجد اور وہاں سے ہوٹل اور پھر ہوٹل سے جلسہ گاہ تک لے کر آنا جانا غیر معمولی خدمت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ گاڑی چلانے والے کارکنان بھی بہت اچھے لوگ تھے۔ استقبال اور کارڈ وغیرہ کی تیاری، رہائش کی جگہ اور سکیورٹی کا بہت اچھا انتظام تھا۔ کھانے بھی اچھے تیار کیے گئے تھے۔ جلسہ میں چائے کافی وغیرہ کا بھی انتظام تھا جو کہ ایک بڑی اہم بات تھی۔ چھوٹے بچوں کا بار بار مہمانوں سے پانی پوچھنا بھی بہت اچھا لگ رہا تھا۔ جلسہ کا موضوع ''اسلام'' تھا۔ ہمیں اس جلسہ میں بہت ہی اچھی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ جلسہ کی تقاریر بہت اہم موضوعات پر مشتمل تھیں اور اکیسویں صدی کے تقاضوں کے مطابق تیار کی گئی تھیں۔ جو نعرے بلند کیے جا رہے تھے میرے خیال میں ان کا ترجمہ بھی بتانا چاہیے تھا۔ جلسہ میں پڑھی گئی نظمیں مجھے بہت اچھی لگیں۔ ہمیں بعض مساجد اور جامعہ احمدیہ کا وزٹ کروایا گیا جو کہ بہت اچھا تھا۔ رہائش بھی بہت اچھی تھی۔

لٹویا کے وفد کی یہ ملاقات بارہ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ لٹویا کی مجلس عاملہ کے ممبران نے ایک علیحدہ تصویر بھی بنوائی۔

قاذخستان کے وفد کی حضورانور سے ملاقات

اسکے بعد ملک قاذخستان سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پایا۔ یہ وفد 18 / افراد پر مشتمل تھا جن میں 17 / احمدی دوست تھے اور ایک غیر از جماعت دوست شامل تھے۔

☆ وفد کے ایک ممبر نے حضورانور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے قاذخستان کے احبابِ جماعت نے حضورانور کی خدمت میں سلام پہنچانے کی درخواست کی تھی۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ''وعلیکم السلام۔''

موصوف نے عرض کیا کہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ جماعتی رجسٹریشن میں مشکلات ہیں۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔''

☆ صدر خدام الاحمدیہ قاذخستان نے بھی حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضورانور نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ باقاعدہ اپنی رپورٹس بھجواتے ہیں؟ اس پر صدر خدام نے عرض کیا کہ تین ماہ میں ایک رپورٹ بھجواتا ہوں۔

☆ ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ میں 2011ء سے احمدی ہوں۔ خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول کی ہے اور مجھے جلسہ پر آنے کی توفیق ملی ہے۔ میری والدہ احمدی نہیں ہیں۔ جلسہ کی شمولیت سے میری والدہ پر گہرا اثر ہوا ہے۔ ہمارے لیے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی احمدی بنائے۔ جلسہ پر رضا کاروں نے جس طرح بڑی محنت اور صبر سے کام کیا ہے اسکا ہم پر گہرا اثر ہے۔ ہم ان کے شکرگزار ہیں۔

☆ ایک احمدی دوست نے عرض کیا کہ میں سال 2006ء سے احمدی ہوں۔ ہمارے ملک کا ایک نیا صدر بنا ہے۔ نئے انتخابات ہوئے ہیں خدا کرے کہ ہمارے سارے معاملات ٹھیک ہوجائیں اور ہماری رجسٹریشن کی راہ میں حائل رکاوٹیں بھی دور ہو جائیں۔

☆ ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ ان کے خاوند جری اللہ صاحب اس وقت جامعہ گھانا میں پانچویں سال میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح انکا چھوٹا بھائی جامعہ گھانا کیلئے چلا گیا ہے اور پہلے سال میں ہے۔

☆ قزاخستان سے آنے والے ایک صاحب نے عرض کیا کہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ میرا بیٹا بھی جامعہ گھانا میں تعلیم حاصل کر رہا ہے اور اس نے اولیٰ کلاس پاس کرلی ہے۔ اس کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ایک خاتون نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا ایک بیٹا اور ایک بیٹی اور سات پوتیاں اور نواسے، نواسیاں ہیں۔ دعا کریں کہ خدا میرے بیٹے کو بیٹا عطا فرمائے۔ وہاں جماعت کی رجسٹریشن نہیں ہے اس کا دکھ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس راہ میں حائل روکیں اور مشکلات دور فرما دے۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2017)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / اپریل 2015)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ ہم نے لجنہ آرگنائز کی ہے۔ میں سابق صدر لجنہ ہوں۔ میرے والدین گزشتہ سال جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ ہمیں حضورانور کی طرف سے خطوط کے جوابات ملتے ہیں اور حضورانور کی دعائیں ہمارے حق میں قبول ہوتی ہیں۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ ہم حضورانور کے بہت شکرگزار ہیں۔ جلسے کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ میرے دو بیٹے ہیں ان کیلئے دعا کریں کہ میں ان کی صحیح تربیت کرسکوں اور وہ دونوں جماعت کے مبلغ بن سکیں۔

☆ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں احمدی نہیں ہوں۔ جماعت سے میرا تعارف ہورہا ہے۔ میں نے جو یہاں دیکھا ہے بالکل ایک الگ تھلگ دنیا ہے۔ ہر چیز بہت منظم ہے۔ لوگ بہت ملنسار اور محبت کرنے والے ہیں۔ اس کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں اپنے باقی تمام ممبران کو بھی ساتھ لاسکوں۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ جلسہ کے انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔ ہر چیز منظم تھی۔ ہمارے ملک کا پریذیڈنٹ نیا آیا ہے۔ اب حالات بدلے ہیں۔ حضور دعا کریں کہ ہماری آئندہ نسلوں کو وہاں کوئی خوف نہ ہو۔

☆ ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ جلسہ پر پہلے بھی آچکی ہیں۔ حضورانور کو خط لکھا تھا۔ حضورانور نے اسکا جو جواب عطا فرمایا میں اسکی شکرگزار ہوں۔ حضور انور کی دعاؤں سے ہماری مشکلات دور ہوگئی ہیں۔

قزاخستان کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 1 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضورانور نے ازراہِ شفقت ایک بچے کو اپنے ساتھ لگا کر پیار کیا اور اس بچے نے بھی تصویر بنوائی۔

وفد میں شامل خواتین نے حضورانور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ہمارے سروں پر ہاتھ رکھ کر ہمیں دعا دیں۔ حضورانور نے ازراہِ شفقت ان کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے انہیں دعاؤں سے نوازا۔

ہنگری کے وفد کی حضورانور سے ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک ہنگری سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہنگری سے امسال 19 ر افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ جس میں 8 مہمان حضرات اور 11 احمدی احباب شامل ہوئے۔ سب سے پہلے وفد کے ممبران نے باری باری تعارف کروایا۔

☆ ساوا ونس صاحب (Szava Vince) جنکا تعلق روما قوم سے ہے اور انہیں لوگ Gypsy بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی قوم کی فلاح اور بہبود کیلئے اور ان کی legal مدد کیلئے ایک تنظیم بنائی ہے۔ اس تنظیم کے 16 ہزار سے زائد ممبر ہیں۔ یہ پہلی مرتبہ جلسے میں شامل ہوئے ہیں۔

انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کو اپنے کام کی وجہ سے مختلف لوگوں سے ملنا پڑتا ہے۔ یہ مختلف تقریبات میں جاتے ہیں، ان کے پروگراموں میں جاتے ہیں۔ یہودیوں کے پروگراموں میں گئے ہیں، مسلمانوں کے پروگراموں میں بھی گئے ہیں اور عیسائیوں کے پاس بھی گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ جو محبت اور انسانیت کا احترام، مساوات اور بھائی چارا یہاں جلسہ کے موقع پر دیکھا ہے ایسا کبھی بھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی کسی اور پروگرام میں دیکھا۔

انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت نے انہیں موقع دیا ہے کہ وہ یہاں پر آکر خود دیکھیں کہ ہم جو کہتے ہیں ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“ اسکا عملی اظہار بھی یہاں ہورہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ تجربہ ان کیلئے ایک lifetime کا تجربہ ہے جس کو بھلایا نہیں جاسکتا اور یہ جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے ایک خاص جذباتی کیفیت میں ہیں۔

ملاقات کے بعد موصوف نے بتایا کہ محبت، عزت اور امن جو ہم نے یہاں دیکھا ہے وہ پہلے کہیں بھی نہیں دیکھا۔ ہم پہلے بھی مسلمانوں کی سپورٹ کررہے ہیں، خاص طور پر اپنے ملک میں جہاں مسلمان مہاجرین کے مسائل کی وجہ سے ان کیلئے ایک خاص نفرت ہے۔ ہم مسلمانوں کیلئے پہلے بھی آواز اٹھاتے رہے ہیں لیکن اب تو ہم مزید زور اور شور سے آواز اٹھائیں گے کہ وہ مسلمان جن کی باتیں میڈیا کرتا ہے یہ بالکل غلط باتیں ہیں۔ جو وہ میڈیا وہاں دن رات دکھاتا رہتا ہے، وہ بالکل غلط ہے۔ جو پیار محبت باہمی امن اور احترام ہم نے یہاں دیکھا ہے وہ ہم نے اور کہیں نہیں دیکھا۔

☆ موصوف کی اہلیہ Mrs Racz Gyullane کہنے لگیں: یہ بات ہمارے لیے بڑی عزت کا باعث ہے کہ ہم حضورانور سے ملاقات کررہے ہیں اور بے حد خوشی مجھے اور میرے خاوند کو ہوئی ہے کہ ہمیں جماعت کی طرف سے جلسے کی دعوت ملی اور میں اس کیلئے بھی شکرگزار ہوں۔

☆ گابور تاماشا صاحب Gabor Tamas ایک ریفارم چرچ کے پادری ہیں ان کے ماتحت ہنگری کا ایک گاؤں اور دیگر چار علاقے ہیں۔ یہ پچھلے چار پانچ سالوں سے جلسہ میں آرہے ہیں یہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: جلسہ میری زندگی کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ گوکہ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن یہاں جلسہ میں آکر میں اپنے آپ کو روحانی طور پر توانا محسوس کرتا ہوں اور اپنے ایمان میں مزید تقویت محسوس کرتا ہوں۔ آپ کے بھائی چارے، امن اور محبت کو دیکھ کر ایک خاص تقویت ملتی ہے۔ میں مہاجرین کے کیمپوں میں جاکر رضاکارانہ طور پر کام کرتا ہوں اور وہاں جماعت کا تعارف بھی کرواتا ہوں۔

☆ وفا حسن شرمانی صاحبہ یمن میں حالات خراب ہونے کی وجہ سے اپنے بیٹے اور والدہ کے ساتھ ہجرت کرکے Hungary آئیں۔ پچھلے سال بھی وہ جلسہ میں شامل ہوئیں اور اس سال بھی ان کو شامل ہونے کی توفیق ملی۔ یہ مسلمان ہیں اور پچھلی دفعہ جب یہ عورتوں کی طرف گئیں تو انہوں نے اپنے آپ کو وہاں زیادہ comfortable محسوس کیا۔ اور اس سال انہوں نے کہا کہ عورتوں میں جاکر انہوں نے سارے پروگرام سنے ہیں۔ ان کیلئے یہ ایک خاص روحانیت سے بھرا ہوا اور ایک جذباتی ماحول تھا۔

☆ مایا کے مین صاحبہ (Maja Kemeny) اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: یہ میرے لیے یہاں پہلا موقع ہے۔ یہاں ہر ایک اتنا پیار کرنے والا اور مدد دینے والا تھا۔ جب کبھی بھی مجھے کوئی مسئلہ پیش آتا تو کوئی نہ کوئی فوری طور پر میری مدد کرتا۔ میرا یہاں کوئی بھی برا تجربہ نہیں ہوا۔ خلیفہ وقت کے ساتھ بہت ہی اچھا وقت تھا۔ مجھے یہ بات بہت ہی اچھی لگی کہ ہر ایک خود خلیفہ وقت سے بات کرسکا۔ یہ میرا پہلا موقع تھا، امید ہے کہ یہ میرا آخری موقع نہ ہوگا۔ آپ لوگوں کا بہت شکریہ۔

ہنگری کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر پچیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضورانور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

مالٹا کے وفد کی حضورانور سے ملاقات

اسکے بعد پروگرام کے مطابق ملک Malta سے آنے والے وفد نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرفِ ملاقات پایا۔ مالٹا سے 13 ر افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ وفد کے ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

☆ وفد کے ممبران نے عرض کیا کہ یہاں جلسہ پر بہت سے ممالک کے لوگ جمع تھے۔ ہم نے یہاں دیکھا ہے کہ سب آپس میں متحد و یک جان تھے۔ ہم نے یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں آپ کو حقیقی اسلامی تعلیم دیکھنے کو ملی ہے۔

☆ مالٹا سے جلسہ میں شامل ہونے والی تین خواتین مہمان مستورات کی مارکی میں بھی گئیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ ”وہاں ہمارا بہت خیال رکھا گیا۔ ہمیں متعدد بار پوچھا جاتا رہا کہ ہمیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ ہمارے کھانے اور ہماری تمام ضروریات کا بہت احسن طور پر خیال رکھا گیا۔ مجموعی طور پر تقاریر کے تراجم کا معیار اور آواز کی کوالٹی بہت اچھی تھی۔ ہم نے تمام باتوں کو گہری دلچسپی سے سنا۔ تمام معلومات میں عملی ہدایات اور راہنمائی کی گئی۔ خواتین کی مارکی میں ایک فیملی کا سا ماحول تھا۔ ایسے تھا کہ جیسے ہم ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح شاید صدیوں سے جانتے ہیں مگر ہماری تو پہلی بار ملاقات ہورہی تھی۔“

مالٹا سے آنے والی ان تینوں خواتین مہمانوں نے ذکر کیا کہ ”خواتین کی مارکی میں زیادہ آسانی تھی اور ہمیں دونوں طرف کے ماحول کو تجربہ کرنے کا موقع ملا اور ہمیں اسلامی تعلیمات کہ جس میں مرد و خواتین کے لیے علیحدہ انتظام کیا جاتا ہے اس کی صحیح اور گہری حکمت اور فلاسفی کو سمجھنے کا موقع ملا اور ہم اپنے تجربہ کی بنا پر یہ کہہ سکتی ہیں کہ اسلامی تعلیمات بہت گہری اور حکمت سے پُر ہیں اور خواتین علیحدہ جگہ پر زیادہ آسانی اور اطمینان محسوس کرتی ہیں اور انہیں اپنے انتظامات سنبھالنے اور اپنی قابلیتوں کے جوہر دکھانے کا وسیع موقع ملتا ہے۔“

☆ مالٹا سے جلسہ میں شرکت کرنے والی ایک مہمان خاتون جن کی حال ہی میں شادی ہوئی ہے۔ وہ اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کرتی ہیں کہ حضورانور کے مستورات سے خطاب سے متاثر ہوئی ہوں جس میں حضور نے مرد و خواتین کے حقوق اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ گھروں میں مسائل پیش آتے رہتے ہیں اور اس سلسلہ میں حضورانور کی یہ راہنمائی ہمیشہ کیلئے بہت ہی مفید ثابت ہوگی۔ انہوں نے بیان کیا کہ اسلام میں شادی سے قبل پاکیزگی اور عفت کی تعلیم بہت ہی پرحکمت اور جامع ہے اور حضور نے روحانی و جسمانی پاکیزگی اور تقویٰ اور طہارت کی طرف بھی راہنمائی فرمائی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اگر وہ دوبارہ جلسہ میں شامل ہوئیں تو سارا وقت مستورات کی مارکی میں گزاریں گی کیونکہ وہاں جو ماحول میسر آیا وہ بہت ہی دینی اور روحانی تھا۔“

☆ مالٹا سے ایک مہمان خاتون جو کہ پیشہ کے اعتبار سے وکیل ہیں انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: جلسہ کے انتظامات، مہمان نوازی اور افراد جماعت احمدیہ کے نہایت مثبت اور محبت بھرے سلوک اور مہمان نوازی سے متاثر ہوئی ہوں۔ 10 شرائط بیعت بہت ہی جامع اور حکمت اور دانائی کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اتنی بڑی تعداد میں ایک جگہ پر لوگ جمع تھے مگر اس کے باوجود صفائی کا بہت اعلیٰ معیار برقرار رکھا گیا۔

☆ مالٹا سے ایک اور مہمان خاتون نے بیان کیا کہ مستورات کی مارکی میں انہیں زیادہ لطف آیا اور اپنائیت کا احساس بہت بڑھ گیا ہے۔

☆ مالٹا سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے ایک عیسائی دوست جو کہ پہلے بطور پادری کے بھی بعض ممالک میں کام کررہے ہیں اور بعد میں انہوں نے بوجوہ ان ذمہ داریوں سے علیحدگی اختیار کرلی تھی۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کیا کہ ”میں نے آج تک کبھی ایسا منظم اور اعلیٰ پائے کا اجتماع نہیں دیکھا جس

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 ر مارچ 2016)

طالبِ دعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

واقفین نو کو دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 ر اکتوبر 2016)

طالبِ دعا: عبد الرحمٰن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

میں ہزاروں لوگ شریک ہوں اور ہر طرف محبت اور بھائی چارے کا اظہار ہو۔‘‘

☆ مالٹا کے ایک مسلمان دوست جو کہ ایک مقامی کونسل کے کونسلر ہیں، انہوں نے اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کیا ہے کہ:’’جماعت احمدیہ مذہبی آزادی پر یقین رکھتی ہے اور عملاً ایک ماحول پیدا کرتی ہے کہ اپنی identity کو قائم رکھتے ہوئے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کرتے ہیں۔ کہنے لگے اگر ایک لفظ میں بیان کروں تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ’’Ahmadiyyat is perfect‘‘ احمدیت تعداد میں تو چھوٹی جماعت ہے مگر اپنی موجودگی اور اپنی کوششوں کی وجہ سے یہ ترازو میں بہت بھاری ہے۔ کہنے لگے احمدیت کو بین الاسلام مخالفت کا سامنا ہے جو مجھے پریشان کرتا ہے۔ احمدیت نہایت عمدہ رنگ میں انسانیت کی خدمت کر رہی ہے اور بہت زور سے integration پر کام کر رہی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ احمدیت اسلام کے خلاف پیدا کردہ منفی اور نفرت آمیز رویوں کے خلاف ایک بہت ہی متاثر کن انقلابی تحریک ہے۔ احمدیت آج اسلام کے دفاع میں سر فہرست دکھائی دیتی ہے۔ اس پر حضورانور نے فرمایا: مذہب دل کا معاملہ ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ لَآ اِکراہَ فِی الدّین۔ بحیثیت انسان ہم سب کو اکٹھا ہونا چاہیے۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہم مالٹا میں احمدی مبلغ کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ ہمیں اس بات سے بہت خوشی ہے۔ جماعت احمدیہ مالٹا وہاں کے مقامی مالٹیز لوگوں کے ساتھ مل کر بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ احمدیہ جماعت کا یہ کیریکٹر دنیا میں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ اب یہاں جو مہمانوں کے ساتھ پروگرام تھا اس میں پانچ سو کے قریب جرمن مہمان جمع تھے۔ احمدی احباب کے ان لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں تو یہ اس پروگرام میں آئے تھے۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں تو اس وجہ سے بھی آئے تھے۔

☆ مالٹا سے جلسہ میں شامل ہونے والے ایک عیسائی دوست نے بیان کیا کہ جلسہ کے جملہ انتظامات، مہمان نوازی، بھائی چارہ اور جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی شخصیت سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔

حضورانور سے ملاقات کے بعد انہوں نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور سے ملاقات میں ایک روحانی ماحول تھا۔ حضور کے وجود میں ایک روحانی قوت کا احساس ہوا جو دل کو آپ کی طرف مائل کرتی ہے۔ آپ کا تمام مہمانوں کے ساتھ ان کے level کے مطابق بڑی محبت سے گفتگو فرمانا بہت ہی متاثر کُن تھا۔

☆ مالٹا سے ایک اور شامل ہونے والے دوست نے اپنے جذبات کا اس طرح اظہار کیا ہے کہ حضورانور کے ساتھ مل کر ایک خاص قسم کی قوت کا احساس ہوا۔ امن کی طاقت آپ کے وجود سے نمایاں تھی۔ حضورانور سے مصافحہ کرنے میں ایک گہرے اور روحانی لمس کا احساس نمایاں تھا۔

☆ مالٹا سے شامل ہونے والی ایک عیسائی مہمان نے اپنے تاثرات کا اس طرح اظہار کیا کہ ہمارے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ حضورانور سے ملاقات اس سارے دورے کا سب سے اہم حصہ تھا۔ ہم اس بات پر حضور انور کے مشکور ہیں۔ حضور بے شک بہت عظیم انسان ہیں۔ کہنے لگیں کہ خواہش تھی کہ زیادہ وقت دستیاب ہوتا، تاکہ حضور سے زیادہ باتیں کرنے کا موقع ملتا۔

مالٹا کے وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 1 بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/جون 2019ء بروز ہفتہ مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ اقصیٰ ملک بنت محمد صدیق ملک صاحب (امریکہ) کا ہے، جو عزیزم شفاعت سالک ابن سعادت احمد سالک صاحب (امریکہ) کے ساتھ دس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

لڑکے اور لڑکی دونوں کی طرف سے وکیل مقرر کیے گئے ہیں۔ لڑکی کے وکیل ہیں مرزا محمود احمد صاحب اور لڑکے کے وکیل سلیم احمد صابر صاحب ہیں۔ حضورانور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ بشریٰ خان (واقفۂ نو) کا ہے جو چوہدری کولمبس خان صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم شہزاد وسیم ابن شیخ وسیم الدین صاحب (بہاولنگر) کے ساتھ آٹھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکے کے وکیل ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب ہیں۔

حضورانور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروانے کے بعد ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی اور دونوں نکاحوں کے فریقین کو مبارکباد دیتے ہوئے انہیں شرف مصافحہ بھی عطا فرمایا۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 26/جولائی 2019)

اعلان برائے کارکنان درجہ دوم صدرانجمن احمدیہ قادیان

صدرانجمن احمدیہ قادیان میں محرر کے طور پر خدمت کے خواہش منداحباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:
(1) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم 2+10 سیکنڈ ڈویژن میں اور کم از کم 45% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس سے زائد تعلیم ہونے کی صورت میں بھی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں (2) جامعہ احمدیہ قادیان کے طلباء جو میٹرک پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں کم از کم دو سال تعلیم حاصل کر کے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہوں مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی تصدیق وسفارش کے بعد حسب طریق و قواعد درجہ دوم کے امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں (3) امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ جاننا اور ٹائپنگ رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے (4) صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے (5) جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہش مند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدرانجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کر کے نظارت دیوان میں بھجوادیں۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا (6) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے ❁ قرآن کریم ناظرہ مکمل، پہلا پارہ باترجمہ ❁ چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ ❁ کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات ❁ مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ ❁ نظم از درّثمین (شان اسلام) ❁ انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10) ❁ حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات (7) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ خدمت کے لئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے (8) تحریری امتحان وانٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت منداور تندرست ہوں گے (9) اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (10) سفر خرچ قادیان آمدورفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں: (ناظر دیوان صدرانجمن احمدیہ قادیان)
موبائل: 9877138347,9646351280 دفتر: 01872-501130
E-mail: diwan@qadian.in

ارشاد حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/مئی 2017)

طالبِ دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں، خدا ٹھگا نہیں جاسکتا، مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 15 / فروری 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے حضرت خالد بن قیس ؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خَالِد بن قَیس قبیلہ خزرج کی شاخ بَنُو بَیَاضَہ سے تھے۔ آپ کے والد قیس بن مالک تھے اور والدہ سَلْمٰی بنت حارثہ تھیں۔ آپ کی اہلیہ اُمِّ رَبِیْع تھیں جن سے ایک بیٹے عبدالرحمٰن تھے۔ آپ ستر انصار صحابہ کے ساتھ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ آپ نے غزوۂ بدر اور احد میں شرکت کی تھی۔

سوال حضور انور نے حضرت حارث بن خزمہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حَارِثْ بن خَزَمَہ انصاری کی کنیت اَبُو بِشْر تھی۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا۔ غزوۂ بدر، احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔ آپؐ نے حضرت حَارِث بن خَزَمَہ اور حضرت اِیَاس بن بُکَیر کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔

سوال غزوۂ تبوک کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کیا نشان دکھایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ تبوک کے موقع پر جب آنحضور ﷺ کی اونٹنی گم ہوگئی تو منافقوں نے آپؐ پر یہ اعتراض کیا کہ آپ کو اپنی اونٹنی کی خبر نہیں ہے تو آسمان کی خبریں کیسے جان سکتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں وہی باتیں جانتا ہوں جن کے بارے میں خدا مجھے خبر دیتا ہے اور پھر فرمایا کہ اب خدا نے مجھے اونٹنی کے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ وادی کی فلاں گھاٹی میں ہے۔ اس پر حضرت حارث بن خزمہ آپؐ کے بتائے ہوئے مقام سے اونٹنی تلاش کر کے لائے۔

سوال حضور انور نے حضرت خُنَیس بِن حُذَافَہ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خُنَیس بِن حُذَافَہ کی کنیت ابوحُذَافَہ تھی۔ انہوں نے رسول اللہؐ کے دارِ ارقم میں جانے سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ آپ نے دو بار حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ کا شمار اولین مہاجرین میں ہوتا ہے۔ آنحضورؐ نے حضرت خُنَیس اور ابوعَبْس بن جَبْر کے درمیان عقدِ مؤاخات قائم کیا۔

سوال حضور انور نے حضرت حارثہ بن نعمان ؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حَارِثَہ بن نُعْمان کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپؓ غزوۂ بدر، احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شامل تھے۔ آپ کا شمار جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے۔

سوال حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت حارثہ بن نعمان کی کیا خصوصیت بیان کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک مرتبہ جبرئیل نے آنحضرتؐ سے کہا کہ یہ اسّی لوگوں میں سے ہیں۔ رسول اللہؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ اس کے کیا معنی ہیں؟ جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ ان اسّی آدمیوں میں سے ہیں جو غزوۂ حنین میں آپؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے۔ ان کا رزق اور ان کی اولاد کا رزق جنت میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

سوال حضرت حارثہ بن نعمان آخر عمر میں کس طرح مسکینوں اور غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حَارِثَہ بن نُعْمان آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپؓ نے ایک رسی اپنی نماز کی جگہ سے اپنے کمرے کے دروازے تک باندھی تھی اور اپنے پاس ایک ٹوکری رکھا کرتے تھے جس میں کھجوریں ہوتی تھیں۔ جب کوئی مسکین یا غریب آپ کے پاس آتا تو اس رسّی کو پکڑ کر دروازے تک آتے اور ان کو کھجوریں دیتے۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ مسکین کی مدد کرنا بُری موت سے بچاتا ہے۔

سوال حضرت حارثہ بن نعمان ؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضروریات کا کس طرح خیال رکھا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حَارِثَہ بن نُعْمان کے مکانات مدینہ میں رسول اللہؐ کے مکانات کے قریب تھے۔ کافی جائداد تھی اور حضرت حارثہ حسب ضرورت اپنے مکان آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کر دیا کرتے تھے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو رخصتی کے وقت کیا دعا دی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رخصتانہ کے بعد آنحضرتؐ حضرت علیؓ کے مکان پر تشریف لے گئے اور تھوڑا سا پانی منگا کر اس پر دعا کی۔ پھر وہ پانی حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ پر یہ الفاظ فرماتے ہوئے چھڑکا کہ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِیْہِمَا وَبَارِكْ عَلَیْہِمَا وَبَارِكْ لَھُمَا نَسْلَھُمَا یعنی ’’اے میرے اللہ! ان دونوں کے باہمی تعلقات میں برکت دے اور ان کے ان تعلقات میں برکت دے جو دوسرے لوگوں کے ساتھ قائم ہوں اور انکی نسل میں برکت دے۔

سوال جنگ حنین کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارثہ کے متعلق کیا تعریفی کلمات کہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حُنَین کے دن آنحضورؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ تم میں سے کون رات کو پہرہ دے گا؟ اس پر حضرت حَارِثَہ بن نُعْمان آہستہ آہستہ اٹھے۔ حضرت حارثہؓ اپنے کسی بھی کام میں جلدی نہیں کیا کرتے تھے۔ صحابہؓ نے آنحضورؐ سے کہا کہ حیا نے حارثہؓ کو خراب کر دیا ہے۔ اس موقع پر جلدی اٹھنا چاہیے تھا۔ آنحضورؐ نے فرمایا کہ ایسا مت کہو کہ حیا نے حارثہؓ کو خراب کیا۔ بلکہ اگر تم یہ کہو کہ حیا نے حارثہؓ کو ٹھیک کر دیا ہے تو یہ سچ ہوگا۔

سوال حضور انور نے حضرت بشیر بن سعدؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت بشیر بن سعد کی کنیت ابونُعمان تھی۔ سَعْد بن ثَعْلَبَہ ان کے والد تھے۔ حضرت بَشِیر بن سعد زمانہ جاہلیت میں لکھنا جانتے تھے۔ آپ بیعتِ عَقَبہ ثانیہ غزوۂ بدر، احد، خندق اور باقی کے تمام غزوات میں آنحضرتؐ کے ساتھ شامل ہوئے تھے۔

سوال حضرت بشیر بن سعد نے کن کن سریوں میں شرکت کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ نے شعبان 7 ہجری میں حضرت بشیر بن سعد کی نگرانی میں تیس آدمیوں پر مشتمل ایک سریہ فدَک میں بَنِی مُرَّہ کی جانب بھیجا تھا۔ اسی طرح شوال 7 ہجری میں رسول اللہؐ نے آپؓ کو تین سو آدمیوں کے ہمراہ یُمن اور جبَارُ کی طرف روانہ فرمایا جو کہ، فدَک اور وَادِی الْقُرٰی کے درمیان واقع ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بشیر بن سعد کو اولاد کے متعلق کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت نُعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد (بشیر بن سعد) نے اپنا کچھ مال مجھے عطا کیا۔ اس پر میری والدہ نے کہا مَیں راضی نہ ہوں گی جب تک تم رسول اللہؐ کو گواہ نہ ٹھہراؤ۔ میرے والد نبی ﷺ کے پاس گئے تا کہ وہ آپؐ کو گواہ بنائیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم نے اپنے سب بچوں کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اپنی اولاد سے عدل کا سلوک کرو۔ میرے والد واپس آئے اور وہ عطیہ واپس لے لیا۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت بشیر بن سعد کے اس ہبہ کے متعلق آنحضرتؐ کے ارشاد کی کیا وضاحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ رسول کریمؐ کا یہ ارشاد اہم اشیاء کے متعلق ہے۔ یہ حکم چھوٹی چھوٹی چیزوں کے متعلق نہیں ہے بلکہ بڑی بڑی چیزوں کے متعلق ہے جن میں امتیازی سلوک کرنے سے آپس میں بغض اور عناد پیدا ہونے کا امکان ہوسکتا ہے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ اپنے بچوں کو کس طرح زمین جائداد ہبہ کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ فرماتے ہیں کہ میرا تو طریق یہ ہے کہ جب میرا کوئی بچہ جوان ہوتا ہے تو میں اسے کچھ زمین دے دیتا ہوں۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ میں دوسروں کو انکے حق سے محروم رکھتا ہوں بلکہ میں کہتا ہوں کہ جب وہ بالغ ہوں گے تو انہیں بھی یہ حصہ مل جائے گا۔

سوال غزوۂ خندق کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کیا معجزہ رونما ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت بشیر بن سعد کی بیٹی بیان کرتی ہیں کہ میری ماں نے میرے کپڑوں میں تھوڑی سی کھجوریں دے کر کہا کہ بیٹی یہ اپنے باپ اور ماموں کو دے آؤ۔ میں اپنے والد اور ماموں کو ڈھونڈھتی ہوئی رسول اللہؐ کے پاس سے گزری تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے لڑکی! یہ تیرے پاس کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کھجوریں ہیں۔ میری ماں نے میرے والد اور ماموں کے لئے بھیجی ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا، لاؤ یہ مجھے دے دو۔ میں نے وہ کھجوریں آپؐ کے ہاتھوں میں رکھ دیں۔ آنحضرتؐ نے ان کھجوروں کو ایک کپڑے پر ڈال دیا اور ان کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا اور ایک شخص سے فرمایا کہ لوگوں کو کھانے کے لئے بلا لو۔ چنانچہ تمام خندق کھودنے والے جمع ہو گئے اور ان کھجوروں کو کھانے لگے اور وہ کھجوریں زیادہ ہوتی گئیں یہاں تک کہ جب اہل خندق کھا چکے تو کھجوریں کپڑے کے کنارے پر سے نیچے گر رہی تھیں۔

سوال حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ قضا کی کیا تفصیل بیان کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حدیبیہ کے صلح نامہ کی وجہ سے وہاں عمرہ تو نہیں ہوسکا تھا اور اس میں ایک شق یہ بھی تھی کہ آئندہ سال آنحضورؐ مکہ آ کر عمرہ ادا کریں گے اور تین دن مکہ میں ٹھہریں گے۔ اس شِق کے مطابق ماہ ذوالقعدہ 7 ہجری میں آپؐ نے عمرہ ادا کرنے کے لئے مکہ روانہ ہونے کا عزم فرمایا اور اعلان کر دیا کہ جو لوگ گزشتہ سال حدیبیہ میں شریک تھے وہ سب میرے ساتھ چلیں گے۔ چنانچہ بجز ان لوگوں کے جو جنگ خیبر میں وفات پا چکے تھے سب نے یہ سعادت حاصل کی۔

سوال حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر پر احباب جماعت سے کیا دعا کرنے کی تحریک فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دعا کے لئے میں کہنا چاہتا ہوں گزشتہ دنوں بنگلہ دیش میں جلسہ کے انتظامات ہو رہے تھے۔ وہاں نئی جگہ جلسہ کرنا تھا۔ احمد نگران کا ایک شہر ہے۔ مخالفین نے بہت زیادہ شور مچایا۔ حکومت سے پہلے مطالبہ کرتے رہے جلسہ روکیں اور جب حکومت نے نہیں مانا تو پھر بلوائیوں نے احمدیوں کے گھروں اور دُکانوں وغیرہ پر حملہ کیا۔ کچھ گھر جلائے، کچھ دُکانیں لُوٹیں، جلائیں، کچھ احمدی زخمی بھی ہوئے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ وہاں حالات بہتر کرے اور جو زخمی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت بھی عطا فرمائے۔ کامل شفا یابی عطا فرمائے۔ ان کے نقصانات بھی پورے فرمائے اور آئندہ جب بھی جلسہ کی تاریخ مقرر ہو وہ لوگ امن سے وہاں جلسہ کرسکیں۔

......☆......☆......☆......

یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 22 / فروری 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے پیشگوئی مصلح موعودؓ اور مصلح موعود کی پیدائش کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک موعود بیٹے کی خبر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اس بیٹے کو وہ خاص خصوصیات کا حامل بنائے گا۔ یہ پیشگوئی 20 / فروری 1886ء کی ہے۔ چنانچہ جو عرصہ اس بچے کی پیدائش کا دیا گیا تھا، اس کے مطابق 12 / جنوری 1889 کو وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ رکھا گیا جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے وصال کے بعد خلافت کی ردا پہنائی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود کی کیا اہمیت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اَولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح کے مردوں کو زندہ کرنے کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مردہ زندہ کرنا حضرت مسیح کی نسبت بائبل میں لکھا گیا ہے جسکے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔ اور یہ بھی منقول ہے کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کیلئے زندہ رہتا تھا۔ اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا جس کے دنیا میں آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا تھا نہ خود اس کو آرام ملتا تھا اور نہ اسکے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی۔

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کن خصوصیات کے حامل فرزند کی بشارت دی تھی؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں

گی۔ جو عمر پانے والا ہوگا۔ نہایت ذکی اور فہیم ہوگا۔ صاحبِ شکوہ و عظمت اور دولت ہوگا۔ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ کلام اللہ یعنی قرآن کریم کا نہایت گہرا فہم اس کو عطا ہوگا اور اس خدا داد فہم سے کام لے کر وہ قرآن کی ایسی عظیم الشان خدمت کی توفیق پائے گا کہ کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ وہ عالم کباب ہوگا۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

سوال حضور انور نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے کیا تعلیمی کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کے بعد آپ کو باقاعدہ اسکول میں داخل ہو کر تعلیم پانے کا موقع ملا اور گھر پر بھی اساتذہ سے اردو اور انگریزی کی امدادی تعلیم حاصل کی۔ حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کچھ عرصہ آپ کو اردو پڑھاتے رہے۔ بعد ازاں کچھ عرصہ مولوی شیر علی صاحبؓ نے آپ کو انگریزی پڑھائی۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی تعلیم کے سلسلہ میں سب سے زیادہ احسان کس کا بیان فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: میری تعلیم کے سلسلہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ہے۔ میری صحت اس قابل نہیں تھی کہ میں کتاب کی طرف زیادہ دیر تک دیکھ سکوں۔ آپؓ کا طریق یہ تھا کہ آپؓ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور فرماتے میاں میں پڑھتا جاتا ہوں تم سنتے جاؤ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں میری آنکھوں میں سخت کُکرے پڑ گئے تھے اور ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اس کی بینائی ضائع ہو جائے گی۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ کی بینائی کس طرح معجزانہ طور پر واپس آئی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے میری صحت کیلئے خاص طور پر دعائیں کرنی شروع کر دیں اور ساتھ ہی آپؑ نے روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ آپؑ نے تین یا سات روزے رکھے۔ جب آخری روزے کی آپؑ افطاری کرنے لگے اور روزہ کھولنے کیلئے منہ میں کوئی چیز ڈالی تو یکدم میں نے آنکھیں کھول دیں اور میں نے آواز دی کہ مجھے نظر آنے لگ گیا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مصلح موعودؓ کے استادوں کو کیا ہدایت دی ہوئی تھی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے میرے استادوں سے کہہ دیا کہ پڑھائی اس کی مرضی پر ہوگی۔ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھے اور اگر نہ پڑھے تو اس پر زور نہ دیا جائے کیونکہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ یہ پڑھائی کا بوجھ برداشت کر سکے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ کے استاد نے جب حضرت مسیح موعودؑ کو آپ کے پڑھائی نہ کرنے کی شکایت کی تو آپؑ نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے جب یہ بات سنی تو آپؑ نے استاد سے فرمایا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ بچے کا خیال رکھتے ہیں اور مجھے آپ کی بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ کبھی کبھی مدرسے چلا جاتا ہے۔ ورنہ میرے نزدیک تو اسکی صحت اس قابل نہیں کہ پڑھائی کر سکے۔ اگر یہ مدرسے میں چلا جائے تو اچھی بات ہے ورنہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہئے۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ کو بچپن میں آنکھو کی تکلیف کے علاوہ اور کیا تکلیف تھی؟

جواب حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: بچپن میں علاوہ آنکھوں کی تکلیف کے مجھے جگر کی خرابی کا بھی مرض تھا۔ چھ چھ مہینے مونگ کی دال کا پانی یا ساگ کا پانی مجھے دیا جاتا رہا۔ اسکے ساتھ تلی بھی بڑھ گئی تھی۔ ریڈ آئیوڈائڈ آف مرکری کی تلی کے مقام پر مالش کی جاتی تھی۔ اسی طرح گلے پر بھی اس کی مالش کی جاتی کیونکہ مجھے خنازیر کی بھی شکایت تھی۔ اسکے ساتھ بخار کا شروع ہوتا تھا جو چھ چھ مہینے تک نہ اترتا۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پہلی تقریر کا سامعین پر کیا اثر ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں 1906 کے جلسہ سالانہ میں آپؓ نے پہلی پبلک تقریر کی۔ اس تقریر کے علم و معرفت کا سامعین پر جو اثر ہوا، اسکے متعلق حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب فرماتے ہیں ''بُرجِ نبوت کا روشن ستارہ، اَوجِ رسالت کا درخشندہ گوہر محمود سلمہ اللہ الودود شرک پر تقریر کرنے کیلئے کھڑا ہوا۔ میں ان کی تقریر خاص توجہ سے سنتا رہا۔ کیا بتاؤں فصاحت کا ایک سیلاب تھا جو پورے زور سے بہ رہا تھا۔ واقعی اتنی چھوٹی سی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی حضور علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے اور اسی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ مسیحیت مآب کی تربیت کا جَوہر کس درجہ کمال پر پہنچا ہوا ہے۔ آپؓ نے روحانی کمالات پر عجیب طرز سے بحث کی۔''

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریر و تقریر کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ لکھتے ہیں کہ نوعمری میں آپؓ کی تقریر و تحریر کا جو رنگ تھا اس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔ آپ کے خیالات اور افکار میں ایک بزرگ مفکر کی سی پختگی آ چکی تھی۔ آپ کے الفاظ اثر اور جذب اور خلوص اور گداز میں گوندھے ہوئے تھے۔ کلام تصنع سے نا آشنا تھا اور تحریر تکلف سے پاک تھی۔ تقریر میں ایک طبعی روانی تھی اور تحریر سلاست کا ایک بہتا ہوا دریا تھی۔ دونوں ہی قرآنی علوم اور عرفان کے پانی سے لبریز اور دل و دماغ کو بیک وقت سیراب کرتے تھے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد حضرت مصلح موعود کی پہلی تقریر کا سامعین پر کیا اثر ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اس تقریر کے متعلق دو باتیں قابل ذکر ہیں۔ اوّل عجیب بات یہ تھی کہ اُس وقت آپؓ کی آواز اور آپؓ کی ادا اور آپؓ کا لہجہ اور طرزِ تقریر حضرت مسیح موعودؑ کی آواز اور طرز تقریر سے ایسے شدید طور پر مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی، جو ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا ہم سے جدا ہوئے تھے، یاد تازہ ہو گئی اور سامعین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ دوسری بات جو اس تقریر کے متعلق قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جب تقریر ختم ہو چکی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا کہ میاںؓ نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ کے بچپن کی عبادت کے متعلق حضرت مفتی محمد صادق صاحب کیا بیان فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ ...... کو اُن کے بچپن سے دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح ہمیشہ ان کی عادت حیا اور شرافت اور صداقت اور دین کی طرف متوجہ ہونے کی تھی اور حضرت مسیح موعودؑ کے دینی کاموں میں بچپن سے ہی ان کو شوق تھا۔ نمازوں میں اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جامع مسجد میں جاتے اور خطبہ سنتے۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے جب آپؓ کی عمر 10 سال کے قریب ہو گی آپ مسجد اقصیٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نماز میں کھڑے تھے اور پھر سجدہ میں بہت رو رہے تھے۔ بچپن سے ہی آپؓ کو فطرۃً اللہ کے ساتھ اور اس کے رسولوں کے ساتھ خاص تعلق محبت تھا۔

سوال حضور انور نے حضرت مصلح موعودؓ کی 1909 کی کیا دعا پڑھ کر سنائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ دعا یہ ہے۔ پس اے میرے خدا! میں نہایت درد دل سے اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور میں گرتا اور سجدہ کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ میری دعا کو سن اور میری پکار کو پہنچ۔ اے میرے قدوس خدا! میری قوم ہلاک ہو رہی ہے اسے ہلاکت سے بچا۔ اگر وہ احمدی کہلاتے ہیں تو مجھے ان سے کیا تعلق جب تک ان کے دل اور سینے صاف نہ ہوں اور وہ تیری محبت میں سرشار نہ ہوں۔ مجھے ان سے کیا غرض؟ سوائے میرے ربّ! اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت کو جوش میں لا۔ اور ان کو پاک کر دے۔ صحابہ کا سا جوش و خروش ان میں پیدا ہو۔ اور وہ تیرے دین کیلئے بے قرار ہو جائیں، ان کے اعمال ان کے اقوال سے زیادہ عمدہ اور صاف ہوں۔ وہ تیرے پیارے چہرہ پر قربان ہوں اور نبی کریمؐ پر فدا۔ تیرے مسیح کی دعائیں ان کے حق میں قبول ہوں اور اس کی پاک اور سچی تعلیم ان کے دلوں میں گھر کر جائے۔ اے میرے خدا! میری قوم کو تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا اور قسم قسم کی مصیبتوں سے انہیں محفوظ رکھ۔ ان میں بڑے بڑے بزرگ پیدا کر۔ یہ ایک قوم ہو جائے جو تُو نے پسند کر لی ہو۔ اور یہ ایک گروہ ہو جس کو تُو ...... اپنے لئے مخصوص کر لے۔ شیطان کے تسلط سے محفوظ رہیں اور ہمیشہ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا رہے۔ اس قوم کو دین و دنیا میں مبارک کر، مبارک کر۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔''

......☆......☆......☆......

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنےٰ ادنےٰ حرجوں کی پروانہ کریں۔ خدا تعالےٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

نیز فرماتے ہیں:

''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالےٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دُور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔'' (مجموعہ اشتہارات، جلد اول، صفحہ 341، 342، اشتہار 7 / دسمبر 1892)

کلامُ الامام

''جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

''قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔''

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیما پوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو
ایم. ٹی. اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ مارچ 2016)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9796: مَیں نور جہاں خاتون زوجہ مکرم عبدالبارق احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 1995 ، ساکن تاپاجولی پاتھر ڈاکخانہ بالوکوری ضلع برپیٹا صوبہ آسام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 16/جون 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی کان کی بالی 7 آنہ 22 کیریٹ۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/700 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصرالدین الامۃ: نورجہاں خاتون گواہ: عبدالبارق احمد

مسل نمبر 9797: مَیں محمد نہال.کے.کے ولد مکرم عبدالسلیم .کے.کے صاحب ،قوم احمدی مسلمان عمر 16 سال، ساکن ہیرا (متھری نگر) مٹانور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26/مئی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/600 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نجیب ایم.پی العبد: محمد نہال.کے.کے گواہ: عبدالسلیم .کے.کے

مسل نمبر 9798: مَیں باسمہ حمید بنت مکرم عبدالحمید پڈر صاحب،قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ ناصر آباد تحصیل وضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29/جولائی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد شبیر مبشر الامۃ: باسمہ حمید گواہ: عبدالحمید پڈر

مسل نمبر 9799: مَیں آر.شیخ محمد ولد مکرم ایس.ایم.رفیق احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن نمبر 17 کرشنہ راجہ ناہار(2nd اسٹریٹ)Adambakam،چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12/مئی 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار-/18,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم.رفیق احمد العبد: آر.شیخ محمد گواہ: شفیع الرحمٰن

مسل نمبر 9810: مَیں مشہود احمد طاہر ولد مکرم محمود احمد بابو صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن 11-97 چنتہ کنٹہ (Atmakur) ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 6/ ایکڑ بمقام مدوّر (قیمت اندازاً 4 لاکھ روپئے فی ایکڑ) میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہوار-/20,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رضوان احمد العبد: مشہود احمد طاہر گواہ: طارق احمد گلبرگی۔

مسل نمبر 9811: مَیں صالحہ کوکب زوجہ مکرم مشہود احمد طاہر صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی، ساکن 11-97 چنتہ کنٹہ (Atmakur) ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: 1 لچھا 4 تولہ، 2 نیکلس 6 تولہ، 6/انگوٹھیاں 2 تولہ، کنگن 2 تولہ، بریس لیٹ 10 گرام، چھوٹا لچھا 10 گرام۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/1000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طارق احمد گلبرگی الامۃ: صالحہ کوکب گواہ: مشہود احمد طاہر

مسل نمبر 9812: مَیں عزیزہ بیگم زوجہ مکرم شاہد خان صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلّی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29/اگست 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: گلے کا ہار، کان کے پھول 22 کیریٹ وزن 10 گرام، حق مہر-/7500 روپئے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ الامۃ: عزیزہ بیگم گواہ: مولوی سید فضل نعیم

مسل نمبر 9813: مَیں رحیمہ بیگم زوجہ مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلّی ڈاکخانہ تگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28/اگست 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/2000 روپئے ۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: رحیمہ بیگم گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ

مسل نمبر 9814: مَیں فاطمہ بیگم زوجہ مکرم شفیق احمد خان صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4/ستمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 2 کان کے پھول، 1 گلے کا ہار، 2 ہاتھ کی بالیاں، 2 انگوٹھیاں کل وزن 50 گرام، 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 2 جوڑی پازیب وزن 350 گرام، حق مہر-/49,000 روپئے۔میرا گزارہ آمداز جیب خرچ ماہوار-/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ الامۃ: فاطمہ بیگم گواہ: سید فضل نعیم مبلغ سلسلہ

مسل نمبر 9815: مَیں شیخ سلیمان ولد مکرم شیخ ابراہیم صاحب مرحوم،قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرڈاپلّی ڈاکخانہ ٹگریہ ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29/اگست 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمداز تجارت ماہوار-/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کوادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید مبلغ العبد: شیخ سلیمان گواہ: سید فضل نعیم

کلامُ الامام

یاد رکھو کہ صرف لفّاظی اور لسّانی کام نہیں آسکتی جب تک کہ عمل نہ ہو

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

کلامُ الامام

تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE
Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

ارشادِ نبوی ﷺ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED

MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem

Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style !

Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE

100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو
خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ اروَل (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

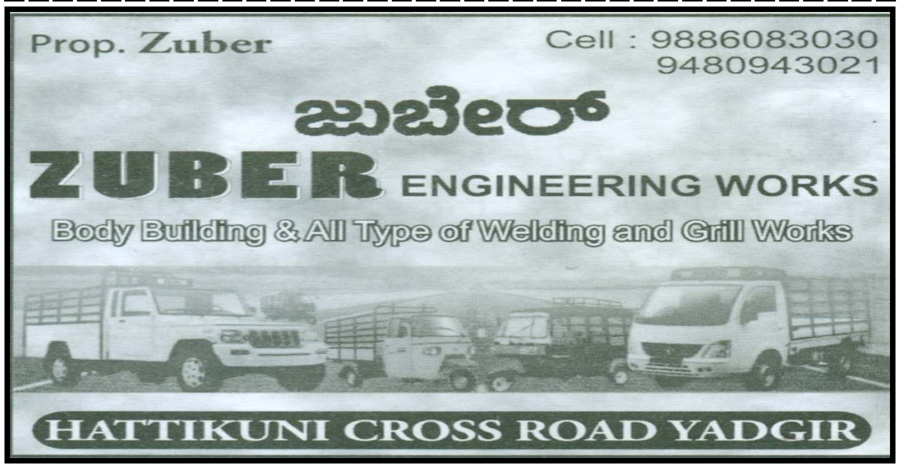

INDIAN ROLLING SHUTTERS

IRS

WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

New Lords Shoe Co.
Mob.8978952048
Malakpet Opp.Vani College, Hyderabad (Telangana)

action Bata Paragon VKC pride

طالب دعا: عطیہ پروین، فرزند، نوید عالم، مبارک احمد، محمود احمد اینڈ فیملی و افراد خاندان جماعت احمدیہ حیدر آباد

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
KONARK Nursery Hyderabad
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED Cell: +91-7207059581 +91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے
شہداء کے زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو
(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو
بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی
(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 65)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 66)

طالب دعا: قدسیہ عالم بنت مکرم نور عالم، جماعت احمدیہ جے گاؤں، بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 66)

طالب دُعا: تنویر احمد بانی (زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ) بنگال

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا
(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 63)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اللہ تعالیٰ کے فیض کی روشنی کو مسلسل
جاری رکھنے کیلئے استغفار کی ضرورت ہے‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍فروری 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’استغفار کرنے اور اس کی روح کو سمجھنے
کا اِدراک پیدا کرنے کی ضرورت ہے‘‘
(خطبہ جمعہ فرمودہ 2؍فروری 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

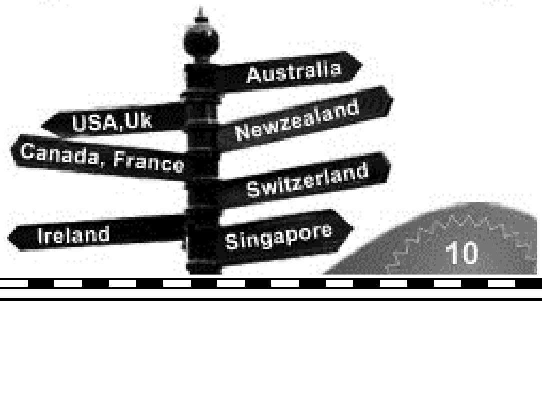

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 10 - October - 2019 Issue. 41

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی اغراض بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ آخرت کی فکر ہو، خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو، تقویٰ پیدا ہو، نرم دلی پیدا ہو آپس کی محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو، عاجزی اور انکساری پیدا ہو سچائی پر قائم ہوں اور دین کی خدمت کے لئے سرگرم ہوں

ان تین دنوں کو اس عہد کے ساتھ گزارنے کی ضرورت ہے کہ یہ باتیں اب ہماری زندگیوں کا حصہ ہمیشہ رہیں گی

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4؍ اکتوبر 2019 بمقام جلسہ گاہ (تغی شاتو) فرانس

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کو خالص دینی اجتماع کا نام عطا فرمایا ہے۔ پس اس میں شامل ہونے والے ہر شخص پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ دینی علمی اور روحانی بہتری اور ترقی کے لئے ہم یہاں آج جمع ہیں اور تین دن اس سوچ کے ساتھ اور اس فکر کے ساتھ یہاں جمع رہیں گے کہ کس طرح ہم اپنی دینی علمی اور روحانی حالت کو بہتر کریں۔ اگر یہ سوچ نہیں تو یہاں آنا بے فائدہ ہے۔ آج کے اس دور میں جبکہ دنیا خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے ہر مذہب کا ماننے والا اپنے مذہب سے دُور ہٹ رہا ہے حتیٰ کہ مسلمانوں پر بھی دنیا داری غالب ہے۔ ایسے میں اگر ہم بھی اپنی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ نہیں کرتے تو ہمارا مسیح موعود کی بیعت میں آنا ایک ظاہری اعلان ہے جو روح سے خالی ہے۔ ہمارا عہد بیعت نام کا عہد بیعت ہے جسے ہم پورا نہیں کر رہے۔ ہمارا یہاں جلسے کے لئے جمع ہونا ایک دنیاوی میلے میں جمع ہونے کی طرح ہے پس ہر احمدی کے لئے یہ بڑا سوچنے کا مقام ہے۔

پس اگر ہم نے اپنے عہد بیعت کو پورا کرنا ہے اپنی نسلوں کو بچانا ہے تو پھر اُن اغراض کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے جو جلسے کے انعقاد کی ہیں۔ ان تین دنوں کو اس عہد کے ساتھ گزارنے کی ضرورت ہے کہ یہ باتیں اب ہماری زندگیوں کا حصہ ہمیشہ رہیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کی اغراض بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ آخرت کی فکر ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ تقویٰ ان میں پیدا ہو۔ نرم دلی پیدا ہو۔ آپس کی محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو، عاجزی اور انکساری پیدا ہو سچائی پر وہ قائم ہوں اور دین کی خدمت کے لئے سرگرم ہوں۔

پس ان باتوں کی روح کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ ظاہری خول نہ ہو بلکہ روح ہو، مغز ہو۔ ان باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اس نیت سے جلسے میں شامل ہو رہے ہیں اور اپنے اندر ان مقاصد کو حاصل کرنے کی ایک تڑپ رکھتے ہیں؟ اگر بشری کمزوریوں کی وجہ سے ماضی میں ہم سے ان باتوں کے حصول کے لئے غلطیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں تو آئندہ ہمیں ایک نئے عزم کے ساتھ ان نیکیوں کو پیدا کرنے اور انہیں قائم رکھنے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہئے اور یہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر کرنے والے ہوں گے۔ ہم خدا کا خوف اور اس کی خشیت اور اس کی محبت کو ہر چیز پر فوقیت دیں گے۔ ہم تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے ہم اپنے دلوں میں دوسروں کے لئے نرمی پیدا کریں گے۔ ہم آپس میں محبت اور بھائی چارے کو اس قدر بڑھائیں گے کہ یہ محبت اور بھائی چارہ ایک مثال بن جائے۔ عاجزی اور تواضع میں ہم بڑھنے والے بنیں گے۔ سچائی اور قول سدید ہماری ایک خصوصیت بن جائے گا کہ ہر شخص کہے کہ یہ احمدی ہیں جو ہمیشہ سچ پر قائم رہتے ہیں۔ سچ بولتے ہیں اور اس کے لئے بڑے سے بڑا انقصان بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے دین کے پیغام کو اپنے ماحول کے ہر شخص تک پہنچانے کی کوشش کریں گے ان کو بتائیں گے کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔ اگر ہم اپنے اس عہد کو پورا کرنے والے بن گئے تو یقیناً ہم نے عہد بیعت پورا کر لیا۔

پس آئیں آج ہم ان باتوں کے حصول کے لئے اپنا لائحہ عمل بنائیں۔ آخرت کی فکر اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا سب سے پہلے اپنی عبادت کی حفاظت کی طرف توجہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کا مقصد کیا رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ اس طرح فرمایا ہے کہ میں نے جن اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عبادت اور پرستش کا طریق سکھایا ہے وہ کیا ہے؟ وہ نماز کا قیام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا کہ یقیناً نماز مؤمنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حٰفِظُوۡا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الۡوُسۡطٰی کہ تمام نمازوں کا اور خصوصاً کام کاج کے درمیان آنے والی نما کا پورا خیال رکھو۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کر رہے ہیں؟ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک مؤمن وہ ہیں جو اللہ کے گھر کو آباد رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرمائے گا کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو جن کی نمازیں مکمل ہوں گی ان کا حساب صاف ہو جائے گا۔ پھر فرماتے ہیں کہ جن کی فرض نمازوں میں کمی رہ جائے گی ان کے بارے میں کہے گا کہ اس کی نفلی عبادت دیکھو۔ اگر فرض میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کو نفل سے پورا کردو۔

پس جہاں یہ خوشخبری ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کیلئے نوافل کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ پس مؤمن وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے جہاں اپنے فرائض کی طرف توجہ دے وہاں نوافل کی طرف بھی توجہ دے۔ پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم میں یہ باتیں ہیں۔ حقیقی عابد ہر قسم کی نیکیوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے اگر کسی میں اپنے بھائی کے لئے محبت کے جذبات نہیں ہیں تو اس میں حقیقی تقویٰ نہیں ہے۔ جس میں نرم دلی نہیں ہے وہ بھی اپنی فکر کرے جس کے گھر میں اس کے بیوی بچے اس سے تنگ ہیں وہ بھی تقویٰ سے خالی ہے جو بیویاں اپنے خاوندوں اور بچوں کے حقوق ادا نہیں کرتیں اور ناجائز مطالبات کرتی ہیں ان کے دل بھی تقویٰ سے خالی ہیں۔ پس آپس کے تعلقات میں جو خدا تعالیٰ کی خاطر محبت اور نرمی کا سلوک کرنے والے ہیں وہی حقیقی تقویٰ پر قائم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے میں اپنے سایہ رحمت میں انہیں جگہ دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں تو پہلے اپنے گھروں اور اپنے معاشرے میں اس کا اظہار کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا میں حقیقی رنگ میں یہ پیغام پہنچا سکیں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اکیلا اور تنہا چھوڑتا ہے۔ فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کر دیتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکے مصائب میں سے ایک مصیبت کم کر دیتا ہے اور جو کسی کی ستاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسکی ستاری فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: بیعت کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ تکبر کو مکمل طور پر چھوڑ کر عاجزی اور مسکینی کی زندگی بسر کروں گا۔ پس یہ عہد پورا کرنا ہماری ذمہ داری ہے اور یہی سچائی کی طرف پہلا قدم ہے کہ ہم نے جو عہد بیعت کیا ہے اس کو پورا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: میری تمام جماعت اس وصیت کو توجہ سے سنے کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز با جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ اور پنج وقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بدصحبت میں نہ بیٹھیں اور چاہئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کیلئے سچے ناصح بنو اور چاہئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجالس میں گزر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔ فرمایا میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں پر کاربند ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں آپ کی نصائح اور توقعات پر ہم پورا اترنے والے ہوں اور ہم اس جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی دینی روحانی اور علمی حالت کو سنوارنے والے بھی ہوں اور یہ نیکیاں پھر ہم میں ہمیشہ قائم بھی رہیں۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad